Title - DEEN-E-HAQ KI TEHQEEQ (Part-1)

Creator - Padri Ismatiha Aur Leopolt

Publisher - American Machine Press (Lucknow).

Date - 1866.

Pages - 102

Subject -

دین حق کی تحقیق

جس مین مسلّم نشانون سے

دین محمدی و دین ہنود و دین عیسوی کی آزمایش ہے

پادری سمتھ اور لیوپولت صاحبون سے جو تصنیف کی گئی

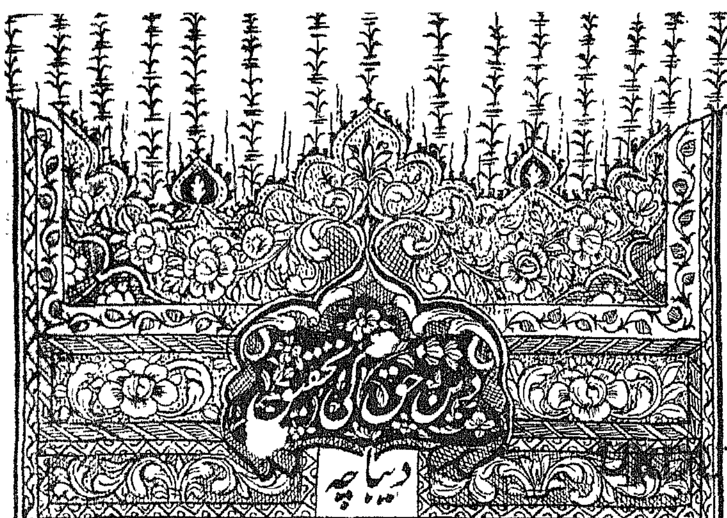
تین حصون مین مشتمل ہے

حصہ اول



امریکن مشن پریس لکھنؤ مین پادری وی ا صاحب کے اہتمام سے چھپی

١٨٦٦ع



دیباچہ

ذوالجلال ہے وہ بے ابتدا و لا انتہا واحد خدا جو سب کا خالق اور پروردگار
ہے وہی قدوس اور اپنی سب باتون مین سچا اور عادل ہے اُسکو ہرگز نہ کسی
نے دیکھا نہ کوئی دیکھ سکتا ہے وہ اُس نور مین رہتا جہان کسی کو پہنچ نہین
ہم اُسی کا پرستش کرین ٭ حمد کے لائق ہے وہ خدا جس نے اُس وقت کہ سارے
جہان پر اندھیرا چھا رہا تھا حکم فرمایا کہ اُجالا ہو اور ہو گیا ٭ شکر ہے اُس خدا کا کہ
جب لوگ گناہ کی تاریکی مین پھرتے اور موت کے سائے مین بیٹھے تھے اُسوقت
دوبارہ اُسنے اپنا مبارک حکم فرمایا کہ اُجالا ہو جا تب فوراً اوپر سے فجر کی روشنی چمکنے
لگی اور نجات کا آفتاب طلوع ہوا کہ انسان کو حیات ابدی کی راہ دکھاوے اور
سلامتی کے رستے پر پہنچاوے ٭ لیکن بڑا افسوس ہے کہ اگرچہ اُس باری
تعالی نے اپنی روشنی جس کے سامنے آفتاب ایک جگنو بھی نہین دنیا پر پھیلائی

تو بھی بہتیرے ایسی غفلت کی تاریکی مین پڑے ہین کہ اُس نور پر روشن پر پردہ
ڈال کے ایک جھلملاتے چراغ کو جو اُن کا یا اُن کے باپ دادون کا روشن کیا
ہے آفتاب سمجھکر اندھیرے مین بھٹکتے ہین + انکی اِس بڑی غفلت پر ہزار
افسوس ہے کیا کہین لاکھون چراغ روشنی مین سورج کے برابر ہو سکتے ہین
یا کبھی چنگاری مشعل کے سامنے کچھہ چمک سکتی + پھر اُس قدرتی آفتاب کے سامنے
جسکی ایک جھلک سے ہم روشنی پا سکتے اُنکے بالے ہوئے چراغ کب روشن ہو سکتے
ہین + اِسلیے نور حقیقی کی تحقیق اپنی نجات کے واسطے ہر ایک شخص کو لازم اور ضرور
ہے یعنی دین حق کا دریافت کرنا سب پر واجب + اور جس طرح ہر ایک آدمی سورج
کی روشنی کو چراغ کی چمک سے فرق کر سکتا اسی طرح جس کو کچھہ بھی عقل و تمیز ہے
وہ صحیح نشانون سے سچے دین کو جھوٹھے دینون سے جدا کر سکتا ہے + اِس واسطے
ہم کمال فروتنی اور عاجزی کے ساتھہ حق تعالی سے مدد مانگ کر حقیقت کی جستجو
کرتے ہین جس مین اُسکی رضامندی اور ہم سب کی بہتری ہو +

دین حق کے نشان

اس بات پر سب متفق ہین کہ خدا نے آدمیون کے لیے دین مقرر کیا اور
اِس دین مین پہلے خدا کی ذات اور صفات کا بیان ضرور ہے +

دوسرے دنیا اور آدمی کی پیدایش اور اُسکی پیدایش کی وجہہ کا ذکر جو کچھہ اُسمین ہو سو ایسے طور پر کہ خدا کی صفتون کا ثبوت اور ظہور بھی پایا جاوے ✣

تیسرے اس کا بیان کہ خدا اور آدمی کے درمیان کیا نسبت ہے ✣

چوتھے اُس دین پر خدا کی ایسی مُہر ہو کہ ویسی کوئی نکر سکے ✣

پہلے دین حق مین خدا کی ذات او صفات کا بیان ضرور ہے ✣

اس مقدمہ مین دنیا کے اہلِ مذہب سب باتون کو ایک طرح پر بیان نہین کرتے پر تو بھی خدا کی بعضی صفتین ایسی ہین جن پر دھریون کے سوا سب اتفاق رکھتے اور یہہ بھی مان لیتے ہین کہ جس دین مین اِن کے نشان نہون وہ دین خدا کی طرف سے نہین وے صفتین یے ہین ✣

۱ خدا قدوس ہے اور اُس کی قدوسی اُس کی سب دوسری صفتون کی رونق ہے ✣

۲ خدا عادل ہے وہ ہر ایک کو اُس کے دل کے حال اور اُس کی چال کے موافق ٹھیک ٹھیک بدلا دیتا ہے ✣

۳ خدا رحیم ہے یعنے وہ انسان کی اگرچہ گنہگار ہو بہتری چاہتا ہے لیکن اِس طور پر کہ اُس کا رحم اُس کے عدل اور قدوسی کو خلل نہ پہنچاوے ✣

۴ خدا عالم الغیب اور ہمہ دان ہے یعنی ماضی اور حال و استقبال کی سب باتین اُسپر ظاہر ہین اور تمام مخلوقات کی ہر ایک وقت کی سب باتین وہ جانتا ہے — اُسکے سب ارادے حکمت سے بھرے ہین اور ہمیشہ اُنکے پورا کرنیکی تدبیرین اچھی سے اچھی کرتا ہے اس سے یہہ حاصل ہوتا ہے کہ جب پہلے ہی سے آدمیون کی روحانی احتیاج و تقاضا ایک ہے تو نجات کی راہ بھی جو خدا نے اُسکے لیے ٹھہرائی ایک ہی ہوگی ÷ انسان کو تو آیندہ کی کچھ خبر نہین اس سبب سے اُسکے آئین اور دستور دم بدم بدل جاتے ہین لیکن خدا ایسا ہمہ دان ہے کہ اُسنے دنیا کی ابتدا سے ہر زمانے کے لوگونکے احوال اور احتیاج کو بخوبی سمجھکر اُنکے لیے پہلے ہی ایسی تدبیرین مقرر کر دین کہ اُنہین تبدیل ہرگز نہین —

۵ خدا صادق ہے اور جو کچھ فرماتا سب سچ ہوتا ہے اور اُسکی ایک بات اُسکی دوسری باتکو ہرگز نہین جھٹلاتی — پس کتاب الٰہی ایک ہو خواہ کئی اُسمین اختلاف ممکن نہین اور جب کہ وہ ساری خلقت کا پیدا کرنیوالا ٹھہرا تو چاہیے کہ اوسکا کلام اُسکے کسی کام اور دنیا کے حقیقت حال کے برخلاف نہو ÷

۶ خدا قادر مطلق ہے یعنی جو چاہتا سو کر سکتا ہے ÷

۷ خدا واحد ہے ÷

۸ خدا غیر متغیر ہے یعنی اُسکی ذات اور صفات اور اُسکے ارادے اور خواہشین اور قصد

کبھی نہین بدلتے +

جانا چاہیے کہ اور صفتونکے سوا یہہ آٹھہ صفتین سچے خدا کی ہین جن مین کسی کو شک نہین اور اس بات کو بھی سب مان لیتے ہین کہ جس مذہب یا کتاب مین ان صفتونکا اثبات نہو وہ ہرگز خدا کی طرف سے نہین +

دوسرے دین حق مین آدمی اور دنیا کی پیدایش اور پیدایش کی وجہہ کا جو کچھہ ذکر ہو تو ایسے طور پر کہ اسمین خدا کی صفتین اور اسکی بزرگیان ظاہر ہون مثلا ان دو باتونمین +

۱ آدمی اور دنیا کی پیدایش کے بیان مین +

۲ اس بات کے بیان مین کہ آدمی کسواسطے پیدا ہوا +

تیسرے دین حق مین اسکا بیان چاہیے کہ خدا اور آدمی کے بیچ کیا علاقہ ہے اس مین دو باتین ہین پہلے یہہ کہ خدا آدمی سے کیا علاقہ رکھتا ہے آیا وہ اسکا خالق اور پروردگار اور اسپر اور تمام دنیا پر حکومت و اختیار رکھتا ہے یا نہین اور اگر وہ سبکا خالق اور حاکم ہے تو اسنے کچھہ احکام بھی ضرور فرمائین ہونگے کہ آدمی کو کیا کرنا اور کیا نکرنا چاہیے اور گناہ و طاعت مین کیا فرق ہے سو احکام کون ہین دوسرے یہہ کہ آدمی کو خدا سے کیا علاقہ آیا وہ اسکا مخلوق ہے اور اسکو اپنی سب باتونکا حساب دینا ہے یا نہین اگر وہ مخلوق ہے اور اسسے حساب دینا اور وہ گنہگار بھی ہے تو آیا اسسے بخشے جانیکی امید ہے یا نہین اگر امید ہے تو کسطور پر +

دین حق مین ان باتونکی خبر بہت ضرور ہے جس سے آدمی آپ کو اور خدا کو پہچانے
اور اپنے واجبات کو جانے اور اپنی ہمیشہ کی بہتری حاصل کرے - پہر چاہیے
کہوہ دین آدمی کے حال کے موافق اور اسمین ایسا اتفاق اور خوبی اور اس طور پہ اسکا
بیان ہو کہ اُس سے ہر ایک بے تعصب طالب حق کی خاطر جمع ہو جاوے +

چوتھے دین حق پہ خدا کی ایسی مُہر ہو کہ کوئی مخلوق ویسی نہ کر سکے جس سے اُسکا
ہونا خدا کی طرف سے ثابت ٹھہرے + اور جب کہ خدا کی ذات بے حد ہے اِسلیئے
اُسکی کتنی باتین بھی آدمی کے فہم سے نہایت دور ہین - سو اگر اُسکی کتاب مین ایسی
باتونکا کچہہ ذکر ہو تو عقل کے نزدیک بعید نہین - اور اگر کچہہ ہم یہان تک سمجہین کہ یہہ
باتین خدا کے لایق اور آدمی کے حق مین بہتر ہین تاہم جو اچھی طرح انکا راز دریافت نہ کرسکین تو
کچہہ تعجب نہین - پس ان وجہونسے خواہ مخواہ لازم آتا ہے کہ خدا اپنے کلام پر ایک ایسا
نشان اور مُہر رکہے کہ طالب حق اُسسے پہچان لے اور جب کلام الہی ہی کا ماننا تمام
عالم پر فرض ہے تو ضرور کہ اُسکے کلام کے نشان صاف ظاہر بھی ہون - پہر معجزہ
اور پیشین گوئی سے بڑہ کر پکّا اور ظاہر نشان کون ہو سکتا ہے +

پہلے معجزہ - وہ یہہ بات ہے کہ خدا کی عادت اور خلقت کے دستور اور چیزونکی
خاصیت سے باہر ہووے اور جیسے خدا جو خود یا کسی دوسرے کے وسیلہ سے ظاہر

کرے اسمین کئی شرطین ہین اُنہین سے —

۱ یہہ کہ وہ دین ہی کے ثابت کرنیکے واسطے ہو ✤

۲ یہہ کہ وہ بڑا معتبر گواہون کے روبرو جو حق اور باطل مین فرق کرسکتے ہون دکھایا جاوے ✤

۳ یہہ کہ اُس سے خدا کی بزرگی ظاہر ہو ✤

۴ یہہ کہ دیکھنے والے اُسے بے دلیل علمی بھی دریافت کرلین ✤

۵ ہرچند اُس زمانے کے لوگ اُس معجزے کے باطل کرنے پر مستعد ہوئے ہون پر نہ کرسکے ہون ✤

اُنکے سوا معجزے کے اور بھی نشان ہین جنکا ذکر یہان کچھہ ضرور نہین اور ہوسکتا ہے کہ اور بھی معجزے حقیقت مین ہون جنمین یہہ نشان نہووین پر جن معجزون سے کہ دین یا آسمانی کتاب ثابت کیجاوے اُنہین اِن نشانونکا ہونا ضرور ہے —

دوسرے پیشین گوئی — وہ بطور معجزے کے آگے کی خبر دیتی ہے اور اُس سے خدا کی غیب دانی اور اُسکی حکمت ورحمتی اور دنیا پر اوسکا حاکم ہونا ظاہر ہوتا اور کتاب آلہی کے ثبوت پر بڑی دلیل ہے کیونکہ وہ پیشین گوئی جبکہ نسل در نسل پوری ہوتی چلی جاتی تو ہر ایک زمانے کے لیے ایک معجزہ صریح موجود ہوتا ہے بلکہ اُس سے وہ معجزے جو دین کے ظاہر کرنیکے وقت دکھائے گئے اور بھی اُستواری پاتے ہین ✤

غرضکہ ان نشانون سے دین کی آزمایش بخوبی ہو سکتی ہے اور جس دین مین یہہ نشان نہووین
وہ دین خدا کی طرف سے نہین ۔ اسواسطے ہم طرفداری اور تعصب چھوڑ اور راستی کی
خواہش رکھکر اُنھین نشانون سے اپنے گرد و پیش کے دینونکی تحقیق کرین خاص کر ہندو
مسلمان عیسائیون کے دین کی اور اُنھین نشانونسے اچھی طرح اُنکا مقابلہ کرین کیونکہ یہہ دین
گویا سب دینونکی اصل اصول ہین ۔ پھر وہ نشان جنسے ان مذہبونکی تحقیق کر سکتے
اگر چاہین تو تمام عالم کے مذہب اُنسے تحقیق ہو سکتے ہین ۔ مقصود یہان تحقیق مذہب
کی ہے نہ اہل مذہب کی کیونکہ مذہب کا ثبوت اور عدم ثبوت خود اُسی پر موقوف ہے نہ کہ
اُسکے اہل پر ۔ الغرض ہمارا یہہ سوال ہے کہ آیا یہہ تینون مذہب سچے ہین یا اُنمین سے
ایک اور اگر ایک ہے تو کونسا بالفعل یہہ تینون مذہب دین حق ہونیکا دعوی رکھتے ہین پر
اُنکے باہم اختلاف کے باعث ممکن نہین کہ وے تینون حق ہو سکین ۔ اسواسطے ہم
طرفداری چھوڑکر بڑی احتیاط سے اُنکی تحقیقات کا ارادہ کرتے ۔ اور پہلے پاک پروردگار
سے جو رحیم اور مجیب الدعوات ہے یہہ دعا مانگتے ہین کہ ہماری عقل کو ایسی روشنی بخشے
اور ایسی مدد فرماوے کہ اُنمین سے راہ حق کو نکال کر ایسے طور پر دکھا دین کہ اس
کتاب کے پڑھنیوالے اُسے قبول اور اختیار کرلین ۔ سو اب کیا ہندو کیا مسلمان کیا
اور کوئی ہم سب کی خدمت مین التماس کرتے ہین کہ وے یہہ نہ سمجھین کہ ہم اس

کتاب کو بحث و تکرار کے رو سے لکھتے ہین ہرگز نہین بلکہ محض محبت اور خیرخواہی کی راہ سے ۔ اور اسمین اگر کوئی ایسی بات ہو کہ کسی کے دل پر گران گذرے تو ہمارے نیک ارادے اور نیک نیت کو سمجھکر معاف رکہے اور دو چار صفحہ ورق دیکھکر تکرار نہ کر بیٹھے بلکہ اسکی تالیف کی غرض اور غایت پر خدا کے خوف کے ساتھہ خوب غور اور لحاظ کرے اور خدا سب پر ایسا اپنا فضل و کرم فرماوے کہ جتنے دین جو اُسکی طرف سے نہون اُنہین سب چھوڑ دین اور اُسپر خیال نکرین کہ یہہ دین اُنکے باپ دادونکے تہے کیونکہ دین خدا کا ہے نہ کہ باپ دادا کا اور کوئی کسی کے ساتھہ نہ آیا اور نہ جاویگا اور نہ وہان کوئی کسی کے کام آویگا بلکہ اپنا ایمان ہی اپنے ساتھہ جاویگا اور سچا دین ہی کام آویگا کیونکہ یہہ بات صاف ظاہر ہے کہ جو راہ خدا کی طرف سے ہے وہی خدا تک پہنچاویگی ابد تک اُسکا جلال اور اُسکے افضال سے سب کی نجات ہووے ✣

اوپر کے نشانوں سے دین محمدی کی آزمایش

پہلا باب

اوپر کے نشانونکے موافق دریافت کیا چاہیے کہ دین محمدی خدا کی طرف سے ہے یا نہین اگر خدا کی طرفسے ہے تو ہمین قبول کرنا مناسب ہے نہین تو رد کیا چاہیے ✦ اس دین کی تحقیق کے لیے دو راہین کھلی ہین ایک یہہ کہ ہم اہل اسلام کا عقیدہ جیسا وے رکھتے ہین دریافت کرکے اوپر کے نشانونسے ملادین دوسرے یہہ کہ اُن کتابونکو جنہین وے مقدس جانتے ہین تحقیق کرکے اوپر کے نشانونسے مقابل کرین ۔ صرف پہلی راہ پہ چلنا بہت مشکل ہے کیونکہ اُسکی حد و انتہا نظر نہین آتی اسلیے ہم دوسری راہ کو اختیار کرین اور قرآن و حدیث کا مطلب خوب دریافت کرکے اوپر کے

نشانون سے ملا دے — اور تاکہ سچائی اُن کتابونکی بخوبی پایہ ثبوت کو پہنچے ہم ربط کلام
کو بھی خوب غور وتامل سے دیکھین اور اپنا بیان نہین بلکہ محمدیونکی تفسیر و روایت کو در پیش کرین —
سب مسلمان قرآن کو کلام اللہ کہتے ہین اور اُسمین بہت جگہون پر لکھا بھی ہے کہ وہ
اللہ کی طرف سے نازل ہوا اور اُسکی اصل لوح محفوظ مین لکھی ہے سورہ قدر مین یون ہی
لکھا ہے ۱ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ
لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ
فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلَامٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ
الْفَجْرِ ع یعنی ہمنے یہ شب قدر مین اُتارا اور توکیا پوچھتا کیا ہے شب قدر شب قدر
بہتر ہے ہزار مہینے سے اُترتے ہین فرشتے اور روح اوسمین اپنے رب کے حکم سے
ہر کام پر امان ہے وہ رات صبح کے نکلنے تک — اور اگرچہ حدیث کا ذکر کچھہ ضرور نہین
کیونکہ قرآن ہی مین سب کچھہ جسکا سمجھنا ہمین ضرور ہے مندرج ہے اس آیت ۲ کے
موافق — وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً
وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ — یعنی اُتاری ہمنے تجھپر کتاب بیورا ہر چیز کا اور راہ کی سوجھہ
اور مہر اور خوشخبری حکم بردارونکو — تو بھی حدیث کو دیکھا چاہیے کیونکہ اکثر لوگ بہتیری حدیث
کو قرآن کے برابر جانتے ہین اسواسطے ان دونونکی تحقیق اور اوپر کے نشانون کے

مقابلہ سے معلوم ہوگا کہ دین محمدی خدا کی طرف سے ہے یا نہین پس ہم ان نشانون
کے بموجب سوال کرتے ہین کہ

قرآن اور حدیث کے موافق خدا قدوس ہے یا نہین یعنی گناہ سے نہایت نفرت اور
عداوت رکھتا ہے یا نہین ؛

یہہ صفت قدوسی سب صفتونکا جلال اور تاج ہے جس سے اور سب صفتونکی بزرگی
ہوتی ہے اور تمام دنیا مین کوئی خدا کے قدوس ہونے پر انکار نہین کرتا قرآن کے
پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ قدوس صرف دو دفعہ خدا کی شان مین لکھا ہے
حدیثونمین بھی خدا کے نامون مین سے قدوس ایک نام ہے ؛

ان باتون سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قرآن و حدیث مین خدا قدوس کہلاتا ہے لیکن
ازبسکہ یہہ صفت خدا کی بہت کم ظاہر ہے اسلیے لازم آیا کہ ہم قرآن و حدیث کے بیان کے موافق
خدا کے قول و فعل پر غور کرین تو معلوم ہوگا کہ اُنکے موافق خدا قدوس ٹھہرتا ہے یا نہین

قرآن و حدیث پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھہ آسمان و زمین پر واقع ہوتا ہے
کیا بھلا کیا برا اُسکا نہ صرف جاننیوالا بلکہ اُسکا بانی خدا ہے اور خدا ہی نے اُن سبکو مقرر کرکے
لوح محفوظ مین لکھا ایسا کہ اُنکے برخلاف کوئی کر نہین سکتا اِسکو ہر ایک سچا مسلمان مانتا ہے
چنانچہ الغزالی محمد لوگونکے ایمان کے بیان مین کہتا ہے کہ خدا اُسکے نام پر جو کچھہ دنیا مین

واقع ہوتا ہے اُسکو وہ چاہتا ہے اور وہی سب ماجراؤن کا بند و بست کرتا ایسا
کہ اُسکی سلطنت مین جو کچھہ واقع ہوتا ہے کیا چھوٹی بات کیا بڑی کیا بھلا کیا بُرا
کیا معرفت و کیا جہالت کیا فرمانبرداری و کیا نافرمانبرداری سب اُسکی عین صلاح
اور حکم معین و مشیت سے ہے ❊

ہر ایک دانا مسلمان جانتا ہے کہ بت پرستی گناہ ہے اور قرآن مین بھی منع
تو بھی اِن کتابون اور مسلمانون کے عقیدے سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا اِسکا
بھی بانی ہے چنانچہ سورۂ انعام مین لکھا ہے ❊

اِتَّبِعْ مَا اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ
وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ط ۲ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۳
وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً
وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ وَ
تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ

یعنی تو چل اُسی پر جو حکم آوے تجھکو تیرے رب سے کسی کی بندگی نہین سوائے اُسکے اور
جانے دے شریک والون کو اور اگر اللہ چاہتا تو شریک نہ کرتے اسیطرح ہمنے بھلے
دکھائے ہین ہر فرقے کو اونکے کام ہر فرقے کو ہمنے ٹھہرا دی ہے ایک راہ بندگی کی

کر دوسے اُس طرح کرتے ہین ✣ اور اگر چاہتا تیرا رب کر ڈالتا لوگون کو ایک راہ پر اور
ہمیشہ رہتے ہین اختلاف مین مگر جنپر رحم کیا تیرے رب نے اور اسیواسطے اُنکو پیدا کیا
ہے اور پورا ہوا لفظ تیرے رب کا کہ البتہ بھرونگا دوزخ جنون اور آدمیون سے اکٹھے
ان آیتون سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا نے نہ صرف جانا کہ لوگ بت پرست ہونگے بلکہ اُسنے
چاہا کہ لوگ مشرک و بت پرست ہو جاوین اسلیے ہوگئے بلکہ خدا نے اُنکو اسی لیے پیدا کیا
چنانچہ حدیث مین بھی لکھا ہے کہ خدا نے آغاز سے بت پرستی اور سب کا حال لکھدیا ہے
ابن صامت کہتا ہے کہ نبی نے کہا کہ پہلی چیز جسکو خدا نے پیدا کیا قلم تھا تب خدا نے
قلم سے کہا لکھ اُسنے پوچھا مین کیا لکھون خدا نے کہا ہر ایک مخلوق کا حال جو پیدا ہونیوالا
ہے تب اُسنے سارا احوال جو تھا آیندہ تک جو ہوگا لکھدیا ابن عمر نے کہا ہے کہ رسول اللہ
نے کہا جو جو دنیا مین ہے خدا کے حکم سے ہے پھر قرآن کے موافق معلوم ہوتا ہے
کہ خدا ناپاکی کا بھی بانی ہے چنانچہ جلال الدین و البیضاوی کہتے ہین کہ ایک
روز محمد صاحب کسی کام کے واسطے اپنے متبنی بیٹے زید کے گھر مین گئے
وہان زید کی جورو زینب کو دیکھا اور زینب کا حسن پسند آیا تو اُسکی چاہت
پیدا ہوئی لیکن جب زینب اور اُسکے بھائی عبد اللہ نے
محمد صاحب کی خواہش سے ناراض ہوکر اُسے منع کیا تو یہہ آیت

نازل ہوئی ۔ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ
وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۔ سورہ احزاب آ ۳۶

یعنی کسی ایماندار مرد اور عورت کا کام نہین کہ جب اللہ اور اُسکا رسول کچھ کام ٹھہرا وے
کہ اُنکو اپنے کام کا اختیار رہے اور جو کوئی بے حکم چلا اللہ کے اور اُسکے رسول کے
سو راہ بھولا صریح چوک کر ۔ اور اسلیے کہ زید جناب محمد صاحب سے ناراض اور بدگمان
ہو فرمایا کہ مین اس بات مین ناچار ہون کہ خود خدا نے مجھے اس مقدمے مین حکم کیا ہے ۔

وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ
زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ
وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ۭ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ
لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَاۗىِٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ
وَطَرًا ۔ سورہ احزاب ۳۷ آ

یعنی جب تو کہنے لگا اُس شخص کو جسپر اللہ نے احسان کیا اور تو نے احسان کیا رہنے
دے اپنے پاس اپنی جورو کو اور ڈر اللہ سے اور تو چھپاتا تھا اپنے دل مین ایک چیز
جو اللہ کھولا چاہتا ہے اور تو ڈرتا تھا لوگون سے اور اللہ سے زیادہ ڈرنا چاہیے تجھکو

پھر جب زید تمام کر چکا اُس عورت سے اپنی غرض جسمنے وہ تیرے نکاح مین دی تا نرہے سب مسلمانون کو حرج نکاح کر لینا جورؤونسے اپنے لیپالکونکی جب وے تمام کرین اُنسے اپنی غرض + اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے پیدایش سے پیشتر لوح محفوظ مین لکھا کہ جناب محمد صاحب زید کی جورو زینب سے شادی کرین + زید سنتے ہی راضی تعالیکن اور لوگ کمال حیرت سے متعرض ہوے + پھر اسلیے کہ اُنکا مونہہ بھی اعتراض سے بند ہو جاوے یہہ آیت نازل ہوئی +

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللَّهُ لَهُ ۔

سورہ احزاب ۳۸ آ

یعنی نبی پر اس بات مین جو اللہ نے اُسکے واسطے ٹھہرا دی مضایقہ نہین پھر زمخشری اور بیضاوی اور جلال الدین و یحیٰی کے بیان سے جانا جاتا ہے کہ ایک دن ایسا ہوا کہ محمد صاحب ماریہ قبطیہ نامے اپنی ایک لونڈی سے ہمبستر ہوئے تب اُنکی جورؤون مین سے ایک نے اُس بات کی خاطر اُنھین ملامت کی اسپر محمد صاحب نے قسم کھائی کہ مین پھر اس سے ہمبستر نہوؤنگا۔ لیکن باز نرہ سکے اور کہا کہ خدا نے یون نہین حکم کیا ہے اور یہہ آیت نازل ہوئی ۔ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ ج تَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ

وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ قَدْ فَرَضَ اللّٰہُ لَکُمْ تَحِلَّۃَ اَیْمَانِکُمْ وَاللّٰہُ مَوْلٰکُمْ
یعنی اے نبی جو اللہ نے تجھپر حلال کیا تو کیون اُسے حرام کرتا ہے چاہتا ہے تو رضامندی
اپنی عورتون کی اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ٹھہرادیا اللہ نے تمکو اُتار ڈالنا تمھاری
قسمون کا اور اللہ تمھارا دوست ہے پس قرآن کی رو سے معلوم ہوتا ہے کہ بت پرستی
و ناپاکی و قسم اُتارنا اور گناہ کرنا سب خدا کے حکم اور خواہش سے ہے وہی گمراہ کرتا اور
گمراہ کرواتا ہے اور جسکو وہ گمراہ کرتا اُسکا کوئی حامی نہین چنانچہ حدیث مین بھی
اسبات کا بہت صاف بیان ہے ابو ہریرہ کہتا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ
فی الحقیقت خدا نے زناکارون کی قسمت مین زنا کرنا لکھدیا اور اُنکو خواہ مخواہ ویسا
ہی کرنا پڑتا ہے ÷ پھر نبی نے کہا کہ آدم و موسیٰ نے خدا کے حضور مین مباحثہ
کیا ÷ اور آدم نے موسیٰ کو قائل کیا کہ موسیٰ کہتا تھا تو وہی آدم ہے
جسکو خدا نے اپنے ہاتھ کے زور سے پیدا کیا اور تجھکو اپنی روح مین سے
دیا اور فرشتون سے تجھے سجدہ کروایا اور بہشت مین تجھے رہنے کی جگہہ
دی اسکے بعد اپنی چوک سے تو نے آدم زاد زمین پر پھینکا ÷ آدم نے کہا
تو وہی موسیٰ ہے جسکو خدا نے اپنے نبی ہونے کے لیے چُنا اور جس سے
اُسنے گفتگو کی اور اُسنے تجھے بارہ تختے دیے جن مین ہر چیز کا بیورا ہے

اور خدا نے تجکو اپنا دوست بنایا اور بھیدون کا پہنچانیوالا پس پیدایش سے
کتنی مدت پیشتر وہ کتاب لکھی گئی موسی نے کہا چالیس برس پیشتر تب آدم نے کہا کیا
تو اس بات کے لیے مجھے ملامت کرتا ہے جسے خدا نے میری پیدایش سے چالیس
برس پیشتر کتاب مین لکھدیا ؛ آدم نے درست کہا کہ اگر خدا نے مقرر کیا
کہ وہ گناہ کرے ؛ گمراہ ہووے تو بیشک بے قصور ہے کیونکہ کون قادر
مطلق کا مقابلہ کرسکتا ہے ؛

اب غور کیا چاہیے کہ صفت قدوسی کا بیان جیسا قرآن و حدیث اور اہل اسلام کے
عقیدے مین مندرج ہے ایسا ہی کہ خدا کی قدوسی کی بزرگی ہوتی ہے یا خلل ؛
ثابت ہو کہ خدا ان کتابون مین قدوس کہلاتا ہے لیکن قدوس خدا جو ہمیشہ گناہ
سے مُبَرّہ و متنفر ہے بت پرستی کا بانی ہے اور یہ کہ اُسنے لوح محفوظ مین لکھا کہ جناب
محمد صاحب اپنے متبنّیٰ کی جورو سے شادی کرین اپنی قسم اتار ڈالین اور وہی خدا
قدوس نیک و بد بھلائی برائی کا بانی ہے لیکن کیا وہ قدوس اعظم جو بت پرستی سے نفرت
کرتا ہے آپ ہی اُسے مقرر کریگا کیا وہ محمود اللیہ جو نجاست و ناپاکی سے عداوت رکھتا
خود ہی اُسے ٹھہرائیگا اور وہ صادق القول قسم اتار ڈالنے کی اجازت
دیگا یا وہ قدوس اعلیٰ جسکے سامنے فرشتے رات دن پکارتے ہین قدوس قدوس

قدوس خداوند خداوه خود وہی جو اُسکی ذات وصفات کے خلاف ہے یعنی گناہ مقرر کریگا

اب صفت قدوسی کو چھوڑکر ہم سوال کرتے ہین کہ قرآن وحدیث کے روسے خدا

عادل ہے یا نہین قرآن و حدیث مین بارہا لکھا ہے کہ خدا عادل ہے اور عدالت کے

دن لوگون کا خوب انصاف ہوگا کہ ایک بال کا بھی فرق نرہیگا راستباز نیک جزا اور

گنہگار سزا پاوینگے چنانچہ حدیث مین بھی اسکا مفصل بیان ہے ٭ اگر عادل کسکو کہتے ہین

عادل وہ ہے جو ہرگز کسی کی طرفداری نہ کرے بلکہ ہر ایک کو اُسکے دل کے حال اور

اُسکی چال کے موافق ٹھیک ٹھیک بدلا دیوے اسطرح پر کہ جب ایک کو کسی بات کیلیے

بدلا دے تو دوسرے سے ویسہی کام کے واسطے ہرگز درگذر نہ کرے ٭ اب غور کیا چاہیے

کہ قرآن وحدیث کی تعلیمین اِن باتون سے مطابقت رکھتی ہین یا نہین ایسا نہو کہ ایکطرح تو

خدا عادل کہلاوے اور دوسری طرح اُسکی عدالت مین خلل آوے ٭

قرآن مین حکم ہے کہ جو کتابین اگلے انبیا ورسولون پر نازل ہوئین اُنکو ماننا چاہیے نہین تو

دوزخ مین پڑوگے — اور اہل اسلام کا ایمان ہے کہ ایک سو چار کتابین خدا کی

طرف سے نازل ہوئین اِس تفصیل سے آدم کو دس شیث کو پچاس ادریس کو تیس ابراہیم کو

دس موسیٰ کو ایک یعنی توریت داؤد کو ایک یعنی زبور عیسیٰ کو ایک یعنی انجیل اور محمد صاحب کو

ایک یعنی قرآن — ہم یہہ سنکر پوچھتے ہین کہ اُنپر ایمان لانے سے کیا مراد ہے ٭

۔ قرآن سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُسکے مطلب پر ایمان لانا چاہیئے حدیثونسے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے اور مسلمانونکا عقیدہ بھی یہی ہے کہ جو اُن کتابونکا انکار کرے یا اُنکے ایک حصے یا ایک باب یا ایک آیت یا ایک لفظ پر شک لاوے وہ کافر ہے ۔ بھلا اُن کتابونکا مطلب کیا ہے ہم سُنتے تو ہین کہ وے خدا کی طرفسے نازل ہوئین لیکن از بسکہ ہمین اپنے ایمان کا جواب دینا پڑیگا ہمین چاہیئے کہ اُن کتابونسے خوب واقف ہووین پس ہم کہتے ہین کہ وے کتابین ہمین دکھاؤ اُنکا خدا کی طرفسے نازل ہونا ثابت کرو اور اُنکا مطلب بتاؤ تو البتہ ہم ایمان لاوینگے اسپر مفسرین شریعت اسلام قرآن و حدیث کی رو سے جواب دیتے ہین کہ اُن کتابونمین سے ایک سو کھو گئین اور تین اُنہین سے بدل گئین اور اگرچہ وے بدل گئین اور اُنکے مطلب سے واقف نہین تو بھی اُنکے مطلب پر ایمان لانا چاہیئے نہین تو کافر ہو کر دوزخ مین جاوگے ۔

پھر اہل اسلام قرآن و حدیث کے موافق کہتے ہین کہ جو جو ماننا ہمین ضرور ہے سو سب قرآن مین مندرج ہے بھلا پھر اگلی کتابونپر ایمان لانے سے کیا مراد ہے ✣

قرآن مین بارہا حکم ہے کہ جو جو اُسمین مندرج ہے اُنکو ماننا چاہیئے اور جو اُسپر ایمان نہین لاتا جہنم مین ڈالا جایگا ۔ اس بات پر سوال لازم آتا ہے کہ کونسی دلیل اور کونسے نشانونسے ثابت ہوا کہ قرآن کلام اللہ ہو کیونکہ دنیا مین اور بہت کتابین ہین جنکو لوگ کلام الہی کہتے جیسے وید شاستر پران سنتو ستا وغیرہ کیا ہمین ان سب کو ماننا چاہیئے اگر نہین تو کونسی دلیل سے ثابت ہوا کہ قرآن

خدا کی طرف سے نازل ہوا اہل اسلام کہتے ہین کہ قرآن کی فصاحت اُسکے خدا کی طرف سے ہونے پر
دلالت کرتی ہے — یہہ ہم کسطرح جان سکین عرب کے لوگ تو البتہ یہہ نہین کہتے ہین پر جو اُنکے
نزدیک فصیح ہو اور دونکی نظر مین فصیح ہو سکتا ہے — اور فرض کیا کہ زبان قرآن کی فصیح اور
وبیعدیل ہے تو بہی اس سے کیا حاصل ہوا یہی کہ زبان اُسکی فصیح نہ یہہ کہ مطلب اُسکا خدا کی
طرف سے ہے اسلیئے ہم پہر کہتے ہین کہ قرآن کے کلام اللہ ہونیکی ایسی دلیل لاؤ جو عرب کے
سوا اور لوگ بہی سمجہہ سکین جیسے موسی اور عیسی نے ظاہر کیے تو ہم ایمان لاوینگے لیکن قرآن کا
جواب ہے کہ معجزونکا وقت گذر گیا تم ایمان لاؤ نہین تو تلوار سے مارے جاؤ گے کیونکہ —

مَا مَنَعَنَا اَنْ نُرْسِلَ بِالْاٰیَاتِ اِلَّا اَنْ کَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ —

سورہ بنی اسرائیل ۵۹ آ

یعنی ہم نے اسی سے موقوف کین نشانیان بہیجنی کہ اگلون نے اُنکو جہٹلایا — اب تلوار
چلانیکا وقت آ گیا ہمین اپنے ایمان کا جواب نہ دینے پڑیگا البتہ دینے پڑیگا کیونکہ اسی واسطے
خدا نے آدمی کو عقل و سمجہہ دی تو پہر چاہیے کہ اس بات پر کہ یہہ کتاب خدا کی طرف سے ہے
ایسی دلیل لاؤ جو اور لوگونکی سمجہہ مین بہی آوے کیونکہ فرض کیا کہ اُسکی زبان فصیح و لاثانی ہے
تو بہی ہمین قرآن کے مطلب مین بڑا شک آتا ہے قرآن کا جواب ہے شتاب ایمان لاؤ سب نشت کرو
یا ایمان لاؤ نہین تو تلوار سے مارے جاؤ گے +

- پہر لکہا ہے کہ خدا نے سدوم اور عمورا کو نیست کیا اور لوط اور اسکے خاندان کو اسکی جورو کے سوا بچایا اور اس بات کا کئی آیتوں مین بیان ہے - اسکا سبب بہی لکہا یعنی یہہ کہ خدا نے چاہا وہ نیست ہووے چنانچہ لکہا ہے - فَأَنجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَاهَا مِنَ الْغَابِرِينَ - سورہ نمل ۵۷ آ

یعنی پہر بچا دیا ہمنے اسکو اور اسکے گہر کو مگر اسکی عورت ٹھہرا دیا تہا ہمنے اسکو رہجانے والوں مین - کیا اسواسطے کہ اسنے گناہ کیا اور سزا پانیکے لایق ہوئی نہین بلکہ اسلیئے کہ خدا نے یونہین چاہا پہر اسکے اختیار مین نہ تہا کہ بہاگے کیونکہ قادر مطلق نے مقرر کیا کہ وہ رہجاے تو کون اس سے مقابلہ کرسکتا *

حدیثون مین بہی ایسی باتین لکہی ہین چنانچہ ابن مسعود بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ نے کہا کہ وہ عورت جسنے اپنے لڑکے کو زندہ دفن کیا وہ اور اسکا لڑکا جو دفنا گیا دونون دوزخ مین ہین - پہر خدیجہ کے دو لڑکے محمد کے کہنے کے موافق دوزخ مین ہین کیونکہ وے ایام جاہلیت مین پیدا ہوئے اور خدیجہ کا وہ بیٹا جو محمد سے پیدا ہوا بہشت مین ہے کیونکہ وہ ظہور اسلام کے بعد پیدا ہوا پہر مسلمانونکے لڑکے بہشت مین جاتے ہین اور اور وں کے دوزخ مین کیونکہ بقول اہل اسلام خدا کی یہی مرضی ہے - اور گنہگاروںکو بہشت مین پہنچانا اور راستبازکو دوزخ مین ڈالنا گویا خدا کے نزدیک عدل ہے - چنانچہ حدیث مین ابو ہریرہ کا

قول ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا بنی اسرائیل مین دو آدمی تہے جو آپس مین دوست تہے ایک
اُنمین سے طاعت مین کوشش کرتا اور دوسرا گنہگار تھا دیندار نے گنہگار سے کہا اپنے گناہون سے
باز آ اُسنے جواب دیا کہ مجھکو میرے پروردگار پر چہوڑ دو آخر ایک دفعہ اُسے بہت بڑا گناہ کرتے پایا اور
پہر اُسسے کہا کہ گناہ سے باز آ گنہگار نے جواب دیا میرے پروردگار پہ مجھے چہوڑ دو تو کیا میری
نگہبانی کے واسطے بہیجا گیا ہے دیندار نے کہا مین خدا کی قسم کہاتا ہون کہ وہ ہمیشہ تیرے گناہ
معاف نکریگا اور تجہے بہشت مین نہ لیجاویگا تب خدا نے ایک فرشتہ بہیجکر دونونکی جان لیلی اور وے دونون
خدا کے پاس پہنچے خدا نے گنہگار سے کہا تو بہشت مین جا اور دوسرے سے کہا کیا تو مجھے اپنے بندے پر
رحم کرنے سے روک سکتا ہے اُسنے جواب دیا ای میرے رب مین نہین منع کرسکتا ہون خدا نے فرشتون سے کہا اسکو دوزخ کی آگ مین لیجاؤ
— قرآن اور حدیث کی رو سے ثابت ہے اور سب مسلمان اِسکو مانتے ہین کیونکہ یہہ اُنکے
عقیدہ کا ایک حصہ ہے کہ خدا خود مقرر کرتا ہے کہ آدمی اُسکی حکم عدولی کرے وہ خود اُنکو بہکاتا
اور گمراہ کرتا ہے اور جب یہہ کر چکا تو جسکو چاہتا سزا اور جسکو چاہتا ویسے ہی کام کے لیئے نیک
جزا دیتا ہے چنانچہ یہہ بہت آیتون سے ثابت ہے ۔ مَنْ يَهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِي
وَمَن يُضْلِلْ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۔ سورہ اعراف ۱۷۸ آ
وَأَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهِ
غِشَاوَةً فَمَن يَهْدِيهِ مِن بَعْدِ اللّٰهِ ۔ سورہ جاثیہ ۲۳ آ

یعنی جسکو الله نے راه دی پاوے راه اور جسکو بہٹکاوے سو وہی ہین زیان مین اور راه سے کہویا اسکو الله نے جانتا بوجہتا اور مہر کی اسکے کان پر اور دل پر اور ڈالی اسکی انکہہ پر اندہیری پہر کون راه پر لاوے اسکو الله کے سواے - پہر جب آدمی گناه کریگا تو جسکو چاہتا سزا دیتا اور جسکو چاہتا جزا دیتا ہے چنانچہ لکہا ہے۔

یَغْفِرُ لِمَنْ یَشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَشَآءُ - سوره مایده ۲۰ آ

بخشے جسکو چاہے اور عذاب کرے جسکو چاہے اور الله سب چیزون پر قادر ہے +

اور جسطرح جسکو چاہتا سزا دیتا اور جسکو چاہتا بخشتا ہے اسی طرح بعضونکو دوزخ کے لیے اور بعضونکو بہشت کے لیے پیدا کیا چنانچہ لکہا ہے - وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ - سوره اعراف ۱۷۹ آ

اَفَمَنْ حَقَّ عَلَیْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِی النَّارِ - سوره زمر ۱۹ آ - وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَیْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّی لَاَمْلَاَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ

سوره سجده ۱۳ آ

یعنی ہمنے پہیلا رکہے ہین دوزخ کے واسطے بہت جن اور آدمی بہلا جسپر ٹہیک ہو چکا عذاب کا حکم بہلا تو خلاص کریگا آگ مین پڑے ہوے کو اور اگر ہم چاہتے تو دیتے ہر جی کو سوجہ

اُسکی راہ کی لیکن ٹھیک پڑہی بہیری کہی بات کہ جبہکہ بہرنی دوزخ جنہونسے اور آدمیونسے بیکئیہ ۔ حدیث مین بہی ان باتونکا مفصل بیان ہے چنانچہ لکہا ہے عایشہؓ کہتی ہے کہ ایک دفعہ کسی رفیق کے لڑکے کی تابوت پر نماز پڑہنے کو نبی بلایا گیا اُس سے مین نے کہا کہ ای رسول اللہ خوش ہو کیونکہ وہ لڑکا بہشت کی چڑیاؤمین سے ایک چڑیا ہے اسلیے کہ اُسنے گناہ نہ کیا تہا نبی نے جواب دیا کہ شاید ایسا نہ ہو کیونکہ خدا نے اُنکو جو بہشت کے واسطے مین اُسوقت مقرر کیا کہ جب وے اپنے باپ کی صلب مین تہے اور دوزخ کے جانے والونکو بہی اُسی وقت ۔ پہر مسلّم بن یسار کا قول ہے کہ حضرت رسول اللہ نے فرمایا کہ فی الحقیقت خدا نے آدم کو پیدا کیا اور اپنے دہنے ہاتہہ سے اُسکی پیٹہہ کو چہوا اور ایک نسل اُس سے نکالی اور خدا نے آدم سے کہا مین نے بہشت کے واسطے یہہ نسل پیدا کی اور اُنکے کام بہشت کے جانیوالونکی مانند ہونگے تب خدا نے پہر آدم کی پیٹہہ چہوئی اور دوسری نسل نکالی اور کہا کہ مین نے اُنکو دوزخ کے لیئے پیدا کیا اور اُنکے کام دوزخ مین جانیوالونکی مانند ہونگے ۔ پہر عبد اللہ ابن عمر کا قول ہے کہ ایک دفعہ رسول اپنے گہر سے دو کتابین ہاتہہ مین لیئے ہوئے نکلا اور پوچہا تم جانتے ہو کہ یہہ کیسی کتابین ہین کہا نہین تو ہمکو بتلا تب اُسنے اُس کتاب کی بابت جو دہنے ہاتہہ مین تہی کہا کہ یہہ خدا کی طرف سے ہے اسمین بہشت کے لوگونکا نام لکہا ہے اور اُنکے باپ دادے اور اُنکی قوم کے

لوگ اور کتاب کے آخر مین اُسکی میزان بہی لکہدی اور اُسمین سے کم و زیادہ نہونگے اور دوسری کتاب جو اُسکے بائین ہاتہہ مین تہی اُسکی بابت کہا کہ یہہ بہی خدا کی طرف سے ہے اُسمین دوزخ کے لوگونکا نام لکہا ہے اور آخر مین اُنکے باپ دادون اور اُنکے فرقونکی میزان ہے اور اُس سے کم و زیادہ نہونگے ✤

خلاصہ اِسکا یہہ ہے کہ قرآن و حدیث و اہل اسلام کے عقیدے سے ثابت ہوا کہ خدا عادل کہلاتا ہے اور عدالت کے دن ہر ایک کو اُسکے افعال کے موافق بدلا دیگا اور یہہ کہ سب کتابین جو ازل سے ہر ایک انبیا و رسول پر نازل ہوئین اُنکے مطلب اور ہر ایک باب آیت و لفظ اگرچہ شے کہو گئین اور اُسکا مطلب بدل گیا تو بہی ایمان لانا چاہیئے نہین تو کافر ہونگے اور یہہ کہ اگلی کتاب یعنی توریت و زبور و انجیل کے مطلب کو سمجہو اور قرآن کی باتونکو مانو ـ اور لوط کی جورو برباد ہوئی کیونکہ خدا نے یونہین چاہا ـ اور جو عورت اپنے لڑکے کو زندہ دفن کرے وہ اور اُسکا لڑکا جو دفنا گیا دونو دوزخ مین ہین ـ بی بی خدیجہ کے دو لڑکے جو ایام جاہلیت مین پیدا ہوئے جہنم مین ہین اور اُسکا وہ بیٹا جو ظہور اسلام کے بعد پیدا ہوا جنت مین ہے اور مسلمانونکے لڑکے بہشت مین اور اوروںکے دوزخ مین جاتے ہین اور خدا بعض وقت راستباز کو جہنم مین اور گنہگار کو جنت مین پہنچاتا ہے ـ غرضکہ اللہ آدمی کو بہکاتا اور بہراتا کے جسکو چاہتا نیک جزا اور جسکو چاہتا سزا دیتا ہے ـ اور بعضونکو دوزخ

اور بعضونکو بہشت کے لیئے بنایا چنانچہ یہہ بات دو حدیثونسے ثابت ہوی +

اب غور کیا چاہیئے کہ ان باتونسے صفت عدالت خدا کی ذات پاک پر صادق آتی ہے
یا نہین کیا اگر اللہ ہمین اس سبب سے سزا دے یا کافر بناوے کہ ہم اُن کتابونکے مطلب پر
دل سے ایمان نہ لاے جو موجود نہین اور جنکو ہم مین کوی دیکہا سکتا نہ کوی اُنکا مطلب بتا سکتا
تو وہ عادل ہے ۔ پہر اگر اللہ ہمین اسلیئے سزا دیوے کہ ہمنے اُن کتابون یعنی توریت زبور نبیونکی
کتابون اور انجیل کو جنہین اُسنے قوی دلیلونسے ثابت کیا رد نہ کیا اور ایک دوسری یعنی قرآن
کو جو اگلی کتابونسے خلاف ہے اور کسی قوی دلیل سے ثابت نہوی قبول نہ کیا تو وہ عادل
ہے گنہگار کو بہشت مین اور راستباز کو دوزخ مین پہنچانا غریب لڑکونکو جنہین اُسنے اسلام سے
دس برس پیشتر پیدا کیا عذاب ڈالنا اور اُن معصوم بچونکو جنہین اُنکی ماؤن نے مار ڈالا جہنم مین
بہیجنا انصاف ہے ۔ اگر کوی بادشاہ حکم کرے کہ ہماری فلانی آئین کو جو موجود نہین یا
کوی اُسے نہین جانتا مانو اور اس سفید چیز کو سیاہ و سیاہ کو سفید کہو نہین تو قتل کیئے جاؤگے
اگر وہ بہلے آدمی کو بہلی بات کے لیئے سزا دے برے آدمی کو برے کام کے خاطر نیک جزا دے
اور ایک خاندان کے لڑکونکو قتل کرے اور دوسرے کو چہوڑ دے یا ایک آدمی سے
خون کراوے بعد ازان اُسی خون کا اُس سے انتقام لے تو کوی ایسے حاکم کو منصف یا عادل
کہیگا آپہی انصاف کیجیے +

ہم اُس سے بہی درگذر کرسوال کرتے ہین کہ قرآن وحدیث کی روسے خدا رحیم ہے یا نہین؟
یہہ صفت خدا کی قرآن مین بارہا لکھی ہے اور سورہ توبہ یا برارۃ کے سوا سب سورے
بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع ہوتے ہین اور لفظ رحیم اور بہوجولفظ کہ اُس سے مشتق ہوے
دوسو دس دفعہ قرآن مین آتے ہین توبہی دریافت کرنا مناسب ہے کہ خدا کے قول وفعل سے
جو قرآن حدیث مین مندرج ہین یہہ صفت ثابت ہوتی ہے یا نہین ✣

خیال کرنا چاہیئے کہ خدا کامل ہے ایسلیے چاہیئے کہ اُسکی سب صفتین ایک دوسرے سے
مطابقت رکہین ایسا کہ اُسکی ایک صفت دوسری کو رد نہ کرے اور نہ ایک بزرگی پاوے اور
دوسری پست ہوجاوے — پس اگر کسی واردات کے بیان مین خدا کی قدوسی اُسکی
عدالت کو یا اُسکی عدالت اُسکی رحمت کو یا اُسکی رحمت اُسکی قدوسی اور عدالت دونونکو رد کرے
یا خلل پہنچاوے تو اُس واردات کا بیان خدا کی طرف سے نہین کیونکہ خدا آپ اپنی ذات
اور کسی صفات کو خلل نہ پہنچاویگا اگر ایسا کرتا تو کامل نہوتا — قرآن وحدیث مین لکہا ہے اور
سب اہل اسلام کا اعتقاد بہی اسپر ہے کہ اگرچہ آدمی زندگی بہر بڑا ہی گنہگار رہے مگر جب وہ
آخر دم توبہ کرے اور کلمہ پڑہے تو بیشک نجات پاویگا گناہ کا کفارہ کچہہ ضرور نہین عدل
البتہ گنہگار کی سزا چاہتا قدوسی بہی اسپر متفق ہے لیکن رحم دونونکو کنارہ کرکے گنہگار کو
چہوڑ دیتا ہے چنانچہ ابوسعید خدری کہتا ہے کہ اسرائیلیونمین ایک مرد تہا جسنے ننانوے

آدمیونکو قتل کیا تہا بعد اُسکے باہر نکلا اور ایک درویش سے پوچہا کہ میرا توبہ مقبول ہوگا یا نہین۔ درویش نے جواب دیا نہین تب اُس مرد نے اُس درویش کو بہی مارڈالا پہر اور لوگونسے پوچہا کہ میرا توبہ مقبول ہوگا ایک شخص نے اُس سے کہا کہ فلانے گانو کو جا وہان ایک درویش رہتا ہے جو تیری مشکل آسان کریگا اُسی وقت موت کے نشان اُسپر ظاہر ہوئے اور وہ گانون کی طرف جا کے مرگیا تب رحم اور سزا کے فرشتون نے آپسمین بحث کی یعنی رحم کے فرشتے نے کہا کہ خدا اُسکو معاف کریگا دوسرے نے کہا نہین خدا اُسکو سزا دیگا تب خدا نے اُس گانو کو جسکی طرف وہ آدمی جانیکو تہا حکم دیا کہ لاش کے نزدیک ہو اور اُس گانو کو جس سے وہ بہاگا تہا اُس سے دور ہو اسکے بعد خدا نے فرشتونسے کہا کہ اُن دونون گانو کے بیچ کا فاصلہ ناپو اور دیکہو کون گانون اُس مرد کی لاش کے نزدیک ہے اُنہون نے ناپا کہ وہ گانون جسمین وہ جاتا تھا بالشت بہر دوسرے گانو سے نزدیک تہا اسلیے وہ بخشا گیا اُس شخص پر خدا نے حقیقت مین رحم کیا وہ تو گنہگار اور دوزخ کے لایق تہا لیکن خدا نے اُسے بچایا۔ پہر دوسری جگہہ مین بہی لکہا ہے کہ خدا اُس گنہگار کو بہی جو اپنے گناہونپر بنا توبہ کیے مرے نجات بخشتا ہے چنانچہ لکہا ہے کہ جابر نے کہا کہ فی الحقیقت طفیل بن عمر واجی نبی کے پاس گیا اور ایک مرد اُسکی قوم کا اُسکے ساتہہ وہ بیمار اور نہایت مضطرب تہا اُسنے ایک

چھری لیکر اپنی انگلیونکی پورین کاٹ ڈالین ایسا کہ لہو بہتے بہتے مر گیا تب طفیل نے
اُس شخص کو خواب مین دیکھا کہ خوبصورت تھا اور ہاتھ چھپائے ہوئے اُسنے اُس سے
پوچھا کہ خدا نے تم سے کیا کیا اُسنے جواب دیا کہ مجھے نبی کے پاس جانیکے سبب معاف
کیا۔ اور اگرچہ دوسری حدیث مین لکھا ہے کہ خدا اُسکو جو اپنی جان آپ مارتا ہے نہین
بخشیگا کیونکہ وہ خونی سے بدتر ٹھہرا تو بھی اُس شخص کو نبی کے پاس جانیکے سبب معاف کیا ✤
پھر قرآن مین بارہا لکھا ہے کہ دین کی بابت لڑائی کرو اور تلوار سے خدا کا دین پھیلاؤ
حکم ہے کہ قتل کرو مارڈالو نیست کردو باز نہ آؤ اور دریغ نہ کرو سو اس حکم کو ماننا چاہیے نہ اس
سبب سے کہ خدا اس لڑائی سے گنہگار کو سزا دیا چاہتا بلکہ اِس سبب سے کہ رحمن الرحیم کا
دین جاری ہووے ✤

قطع نظر اس سے ان کتابونکے مطابق خدا نے پیدایش سے پیشتر بعضونکو مقرر
کرکے اُنکی قسمت مین لکھا کہ وے گناہ کرین اور مرنیکے بعد دوزخ مین جاوین وہان الزقوم کے
درخت کا پھل کھاوین شیاطین کے شریک ہووین اور ہمیشہ دکھہ اور رنج اُٹھاوین اور یہہ سب
اِسلیے ہووے کہ خدا نے یون ہین مقرر کیا ہے ✤

خلاصہ اسکا یہہ ہے کہ صفت رحمت کا بیان قرآن و حدیث و اہل اسلام کے عقیدہ مین
بہت ہے چنانچہ لکہا ہے کہ خدا نے ایک بڑے گنہگار کو جو دوزخ کے لایق تھا

بچایا اور اُسکے لیئے دوگانو نکو اُنکی جگہہ سے ہٹایا پہر محمد صاحب کے پاس جانیکے سبب سے ایک خودکُش کو بِنا توبہ کے بہشت مین پہنچایا اور یہہ بہی لکہا ہے کہ دین کی بابت لڑائی کرو اور یہہ کہ اللہ نے پیدایش سے پیشتر بعضونکو بہشت کیواسطے اور بعضونکو دوزخ کے لیئے ٹھہرایا ۔ کیا اِن باتونسے خدا کا رحم بزرگی پاتا ہے اُس گنہگار پر البتہ خدا نے بڑا رحم کیا کیونکہ وہ سراسر خونی اور دوزخی تہا تو بہی خدا نے اُسے بخشا قدوسی تو کہتی تہی کہ وہ میرے حضور آ نہین سکتا و عدالت بہی اُسپر متفق تہی کہ وہ بِنا سزا پائے چہوٹ نہین سکتا لیکن رحم نے اُن دونونکو کنارہ کرکے چہوڑ دیا اگر کسی بات کے بیان سے خدا کی ایک صفت دوسری کو رد کرے تو کیا وہ کلام بیان خدا کی طرف سے ہوسکتا ہے اگر خدا کا رحم اُسکی قدوسی اور عدالت کو خلل پہنچاوے یا رسوا کرے تو وہ رحمت حقیقی ہوسکتی ہے + پہر اُس خودکُش پر خدا نے حقیقت مین بڑا رحم کیا کیونکہ اُسنے نہ تو توبہ کیا نہ کچہہ اور بلکہ اپنے گناہون مین مُوا تو بہی خدا نے اُسے بخشا اور بہشت مین پہنچایا +

اگر کوئی خونی خون کرکے حاکم کے کسی دوست کے پاس جائے اور حاکم دوست کے یہان جانے ہی کے سبب اُسے معاف کرے تو کوئی ایسے حاکم کو عادل کہیگا سوچو عزیزو ۔ کیا خدا اپنی قدوسیت اور عدالت کو ترک کریگا یا گنہگار کو اپنے گناہو نسے

باز آنا پڑیگا - پہر لکہا ہے کہ دین کی بابت لڑائی کرو گنہگارونکی سزا کیواسطے نہین بلکہ رحمن الرحیم کے دین کے جاری کرنیکے لیے - پس سمجہا چاہئے کہ رحمن الرحیم کے نام پر آنا اور لوگونکو دین کے لیے قتل کرنا بہی رحم ہے دوزخ کیواسطے پیدا کرنا گناہ کرانا بعد اسکے عذاب مین ڈالنا بہی انصاف یا رحمت ہے +

ہم اِس صفت کو بہی چہوڑکر آگے بڑہتے اور دریافت کرتے ہین کہ قرآن وحدیث واہل اسلام کے اعتقاد کے موافق خدا عالم الغیب وہمہ دان ہے یا نہین +

قرآن وحدیث کے پڑہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا مین یہہ دونون صفتین ہین اور ہم بہی اپنے دلکی پوری چاہت وکمال خوشی سے اِس بات پر یقین کرتے ہین لیکن دریافت کیا چاہیئے کہ قرآن وحدیث مین اِس صفت کا بیان ایسا ہے یا نہین کہ جس سے خدا سب کچہہ جاننیوالا اور ہمہ دان ٹھہرے - قرآن مین لکہا ہے کہ خدا محمد صاحب کو راتی رات لیکر مکہ کی مسجد سے اورشلیم کی مسجد تک لیگیا چنانچہ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی -

سورہ بنی اسرائیل ۱ آ -

یعنی پاک ذات ہے جو لیگیا اپنے بندہ کو راتی رات ادب والی مسجد سے پرلی مسجد تک تواریخ سے بخوبی ثابت ہے کہ اورشلیم کی ہیکل وہ تہی جسکو رومیون نے محمد سے چہہ سو

بہرس بیشتر نیست کرڈالا اسطرح پرکہ اسکا نشان بہی باقی نہ رہا اُس دن سے آج تک نہ بہی

صحہر کے بعد ایک مسجد البتہ اورشلیم مین بنی اور عیسائیون نے بہی ایک عبادت خانہ

بنایا مگر محمد کیوقت مین نہ مسجد نہ ہیکل وہان تہی -

پہر قرآن مین لکہا ہے سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَّاهُمْ

عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا قُلْ لِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ

يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ - سورہ بقر ۱۴۲ آ -

وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ إِنَّ

اللَّهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ - بقر ۱۱۵ آ

یعنی اب کہینگے بیوقوف لوگ کاہیکو پہر گئے مسلمان اپنے قبلہ سے جسپر تہے تو کہہ

اللہ کی ہے مشرق اور مغرب چلاوے جسکو چاہے سیدہی راہ اور اللہ کی ہے

مشرق و مغرب سو جسطرف تم موبنہہ کرو وہان ہی متوجہ ہے اللہ برحق اور اللہ گنجایش

والا ہے خبردار - ان باتونسے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ ہر جگہہ موجود ہے اور نماز پڑہنے

کیواسطے جدہر موبنہہ پہیرین سب برابر ہے یہہ بات البتہ خدا کے لایق اور عقل کے

موافق ہے چنانچہ لکہا ہے صرف بیوقوف کہہ سکتے ہین کہ نماز مین خاص قبلہ کی طرف

موبنہہ پہیرو ایسکے بعد حکم آیا کہ موبنہہ اورشلیم کی طرف پہیرو پہر کہا مکہ کی طرف - کیا

شروع سے نہ جانا کہ کسطرف پہیرنا ضرور ہے پہر دین کے پہیلانے کی بابت لکہا ہے

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۔ سورہ بقر ۲۵۶ آ

وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ۔ آل عمران ۲۰ آ ۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۔ سورہ نحل ۸۲ آ

یعنی زور نہین دین کی بات مین اور اگر ہٹ رہے تو تیرا ذمہ یہی ہے پہنچا دینا پہر اگر پہر جاوین تو تیرا کام یہی ہے کہولکر سُنا دینا ۔ یہہ تو عقل کے موافق ہے کیونکہ دین بدن کے واسطے نہین بلکہ عقل و روح کیواسطے ہے اور انہین کو قایل کرنا چاہئے کیونکہ کیا فایدہ اگر انگریز لوگ کہتے کہ تم عیسائی ہوجاو نہین تو ہم تمہین قتل کرینگے کیا لاکہون توپ ہندوونکے دل سے ایک بت نکال سکینگی ہرگز نہین اسلیئے جیسا لکہا ہے کہولکر سنا دینا خدا کے بندونکا کام ہے ۔ مگر جب جناب محمد صاحب نے مدینہ مین آکر غلبہ اور زور پایا تو کہا کہ خدا فرماتا ہے کہ ۔ يَآ اَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ۔ سورہ انفال ۶۵ آ

يَآ اَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۔ سورہ توبہ ۷۳ آ

فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ۔ سورہ محمد ۴ آ

یعنی ایسی ہی شوق ڈلا مسلمانونکو لڑائی کا ایسی ہی لڑائی کر کافرونسے اور منافقونسے اور تند خوئی کر اُنپر اور اُنکا گہر دوزخ ہے اور بُری جگہہ پہنچی سو جب تم بہڑو منکرونسے تو مارنی ہین گردنین ✦

پہر زبور اور نبیونکی کتابونمین خاص کر بائیسوین زبور اور اشعیا کی کتاب کے ترپنویں باب مین لکہا ہے کہ عیسیٰ مسیح دنیا مین آکر دُکہہ پاویگا اور صلیب پر کہینچا جاکے مارا جائیگا اور انجیل مین لکہا ہے کہ سب باتین بعینہ پوری ہوئین خداوند عیسیٰ مسیح دنیا مین آیا دُکہہ اُٹہا کے صلیب پر کہینچا جا کے مارا گیا اور اُسکی موت اور کفارہ عیسائی مذہب کا اصل اصول ہے اور ہر ایک تعلیم اُسی سے علاقہ رکہتی ہے اور بغیر اس بات کے انجیل کا مطلب سمجہا نہین جاتا اور اس بات کے ثابت کرنیکے واسطے مسیح کے شاگردون نے بہی بہت معجزے دکہلائے سب عیسائی شروع سے آج تک اسی پر ایمان لاتے اور اپنی نجات کا بہروسا رکہتے مین رومی تواریخ نویس جیسے تاسیتوس پلینیوس وغیرہ نے بہی اس بات پر گواہی دی اور جنہون نے دیکہا کہ مر گیا اور اُسکی پسلی برچہی سے چہید گئی اور اُسکے ہاتہہ پانونکو ٹٹولا اور اپنے ہاتہہ اُسکے پہلو کے سوراخ مین ڈالے اور اُس سے بات چیت کرکے اور خدا کی بادشاہت کی تعلیم پاکے اُسکو چالیس دن بعد آسمان پر جاتے دیکہا اُن لوگون نے بہی گواہی دی اور اُس بات کو تمام دنیا مین سُنایا تو بہی ان سب گواہونکے

بر خلاف قرآن شریف مین لکھا ہی کہ مسیح نہین ہوا چنانچہ یون لکھا ہے
وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ ج وَمَا قَتَلُوهُ وَ
مَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ — سورہ نساء ۱۵۶ آ
یعنے اور قول اونکا کہ ہمنے قتل کیا مسیح عیسیٰ بیٹے مریم پیغمبر خدا کو و نہ قتل کیا اُسکو و نہ صلیب
پر کھینچا اُسکو لیکن مشابہ کیا گیا اُنکے لیے ٭ ان سب باتون پر غور کرکے منصف کا کام ہے
کہ تجویز کرے کہ آیا عالم الغیبی و ہمہ دانی کی صفت کا بیان بھی اُن کتابون مین درستی
کے ساتھہ ہے یا نہین سو جو خدا علیم کے حق مین لکھا ہے کہ وہ محمد صاحب کو ایک جگہہ
لے گیا جسکو رومیون نے محمد صاحب سے چھہ سو برس پیشتر نیست کیا تھا تو اس سے
اُسکی صفت عالم الغیبی کی بزرگی ہوتی ہی ٭ اور اسیطرح جو سمجھتے تھے کہ خاص جگہہ
یعنے قبلہ کیطرف متوجہ ہوکے ادای نماز ضرور ہے اونہین بیوقوف کہا لیکن بعد اسکے
جب دیکھا کہ اس حکم سے مطلب نہین نکلتا تو خود فرمایا کہ اورشلیم کے طرف
منہہ پھیرو پھر جب معلوم کیا کہ اُس سے بھی یہودی و نصارا راضی نہین تو حکم
آیا کہ مکے کیطرف رخ کرو کیا اس سے عالم الغیبی و ہمہ دانی کے صفت اُس صادق
القول کی شان مین راست آتی ہے دین کے بابت عالم الغیب نے فرمایا کہ سننا
تیرا کام ہے اور یہ بات کئی دفعہ کہی لیکن جب دیکھا کہ اس سے کام نہین نکلتا

خدائی کا حکم نازل ہوا ❊ پہر اگلی کتابون یعنی توریت اور زبور اور نبیون کے
کتاب مین لکہا ہے کہ مسیح لوگون کے گناہون کے واسطے کفارہ ہوکے مرے گا
اور انجیل سے ثابت ہوا کہ یہہ سب باتین وقت پر پوری ہوئین اور جنہون نے دیکہا کہ وہ
سوا دفنا یا گیا اور اُسکے زندہ ہونیکے بعد اُسکے ساتہہ کہایا پیا اور اپنا ہاتہہ اُسکے پہلو مین
رکہا جنہون نے اُس سے معجزہ ظاہر کرنے کی طاقت پائی اور جنسے اوس نے کہا
کہ مین موا تہا اب زندہ ہون اُن لوگون نے اس بات پر گواہی دی قطع نظر اس سے
عیسیٰ کی موت دین عیسوی کے اصل اصول ہی اور سب عیسائی اوسی پر اپنی نجات کا بہروسا
رکہتی ہین غرضکہ سب عیسائی یہودی یونانی رومی دوست دشمن اس بات پر متفق ہین کیونکہ
حقیقت مین ایسا ہے واقع ہوا پس اب غور کرنے کی جگہہ ہے کہ اس بات کے انکار
کرنے سے جو یقیناً واقع ہوئی خدا کے عالم الغیب و ہمہ دان ہونے کی صفت
بزرگی پاتی ہے ❊

شاید کوئی کہے کہ عیسیٰ اور یہودا کی شکل مشابہ ہوگئی تو تواریخ جواب دیتی ہی کہ یہ
غیر ممکن ہی کیونکہ عیسیٰ کے پکڑوانے بعد یہودا اسکریوطی خود موجود تہا اور خود
کاہنون کے پاس گیا تو بہ کر کے کہا مین نے گناہ کیا جو بیگناہ کو پکڑوایا اور جب کاہن
لوگ اوسپر متوجہ ہوئے تو لاچار ہوکے اُسنے اپنے کو پہانسی دی اور رسی ٹوٹ کے

اونچے سے گر پڑا اور پیٹ پہٹ کے سب انتڑیان نکل پڑین اگر یہودا مسیح کی بدلے
پکڑ گیا ہوتا تو یہ شخص کون تہا جو یہودیون کے پاس گیا اور اپنا گناہ اقرار کیا
اور نا امید ہوکے اپنی کو پہانسی دیا اسکی سوای کیا خدا یہودا کو جو سراسر گنہگار تہا
لوگون کے فریب دینے کے لیئے مردو نہین جلاتا و مسیح کے سب شاگردون کے سامنے
آسمان پر لیجاتا اور بعد اسکے اپنے فرشتے کو بہیج کے کہتا ہی عیسیٰ جو تمہارے سامنے
آسمان پر جاتا ہے پہر آویگا اگر یہہ سچ کہو تو خدا کی سب صفتون کو خلل پہنچتا ہے پس
عالم الغیبی اور ہمہ دانی کے صفتون کا بیان قرآن مین درست نہین

قرآن و حدیث کے موافق خدا صادق ہے یا نہین

کوئی انکار نہین کرسکتا کہ خدا کی یہہ صفت مسلمانون کے مذہب کے مطابق اسکی
شان مین ہے کیونکہ قرآن و حدیث مین لکہا ہی اور سب اہل اسلام اسکو مانتے اور ہم
بہی اس بات کا اقرار کرتے ہین کہ خدا صادق ہے اور اوسکا کلام بدلتا نہین چنانچہ
قرآن مین بہی لکہا ہے لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ
الْعَظِيمُ سورہ یونس ۶۴ آ

یعنے بدلتی نہین ہین اللہ کی باتین یہی ہی بڑی مراد ملنی ﷺ ہم بالکل مان لیتے ہین اور
بیشک یہہ خوشخبری ہی کہ خدا کا کلام نہین بدلتا کیونکہ خدا آج و کل و ہمیشہ یکسان

ہے ۔ لیکن قرآن و حدیث پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ لکھا ہے کہ بدلتیں نہین اللہ کی باتین تو بھی بدلتے ہین کیونکہ ایک آیت قرآن کے دوسرے کو رد کرتی ہے چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ لوح محفوظ مین لکھا ہے کہ آدمی نماز کے وقت جدہر چاہین مُنہہ پھیرین اور صرف نادان سمجھتے ہین کہ فقط ایک ہی طرف مُنہہ پھیرنا ضرور ہے پھر لکھا نہین بلکہ اورشلیم کی طرف منہہ پھیرو بعد اسکے کہ مکہ یعنے قبلے کی طرف ۔ لوح محفوظ مین لکھا ہے کہ دین پھیلانے مین ظلم نکرنا بعد اسکے کہا کہ لڑو مارو قتل کرو ۔

ایک جگہہ پر لکھا ہے کہ عدالت کا دن ہزار برس کے برابر ہوگا چنانچہ لکھا ہے ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ

سورہ سجدہ ۵ آ

یعنی پھر چڑہتا ہے اُسکی طرف ایک دن مین جس کا مقدار یعنی لمبائو ہزار برس ہے تمہارے شمار مین ۔ پھر دوسرے جگہہ لکھا ہے کہ پچاس ہزار برس کا ہوگا چنانچہ لکھا ہے ۔ تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ۔ سورہ معارج ۴ آ

یعنی چڑہینگے اُسکی طرف فرشتے اور روح اُس دن مین جسکا مقدار پچاس ہزار برس کا ہے
پہر لکہا ہے — وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ اِنَّ اللّٰهَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ — سورہ نحل ۷۷ آ
یعنے قیامت کا کام ویسا ہی ہے جیسے نگاہ کی لپک یا اُس سی قریب تر اور اللہ ہر چیز پر
قادر ہے اِن تین باتون مین کون بات سچ سمجہین —
پہر قرآن مین لکہا ہے وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ اِبْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصَارٰى
الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ — سورہ توبہ ۳۰ آ
یعنی یہود نے کہا عزیر بیٹا اللہ کا۔ اور نصاری نی کہا مسیح بیٹا اللہ کا عیسائی البتہ
کہتے ہین کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہی لیکن یہودیون نے کبہی نہین کہا کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہی
کیونکہ یہودیون کی تواریخ جن مین عزیر کا حال بخوبی بیان ہوا آج تک موجود ہین پر
اُن مین کہین ایسے باتین نہین لکہی ہین —
پہر لکہا ہے کہ عیسائی کہتے ہین کہ تین خدا ہین — لَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ اِنْتَهُوْا
خَيْرًا لَّكُمْ سورہ نسآء ۱۷۱ آ
یعنے مت بناؤ اُسکو تین یہ بات چہوڑو کہ بہلا ہو تمہارا۔ اور اہل اسلام آجتک بہی
عیسائیون کے حق مین یہی بات کہتے ہین لیکن مسیح کی وقت سی لیکے آجتک کسی دانا عیسائی

یہ بات کہے اونکو کسو نے کبھی سکھلائے کیونکہ وی خوب جانتے ہین کہ ایک خدا ہے اور
اوسکے سوا کوئی دوسرا نہین —

پھر لکھا ہے کہ تم اور وہ جسے تم پوجتے ہو اللہ کے سوا دوزخ مین جھونکے جائینگے تمام
عیسائی عیسے مسیح کی عبادت کرتے ہین پر کون کہہ سکتا ہی کہ وہ دوزخ مین ہے
پھر لکھا ہے — وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْلَمُونَ أَنَّهُ مُنَزَّلٌ مِّن رَّبِّكَ
بِالْحَقِّ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ — سورۂ انعام ۱۴ آ
فَإِن كُنتَ فِي شَكٍّ مِّمَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ فَاسْأَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتَابَ
مِن قَبْلِكَ — سورۂ یونس ۹۴ آ

یعنے جنکو ہم نے کتاب دی وی سمجھتے ہین کہ یہہ نازل ہوئی ہی تیرے رب کے پاس سے
تحقیق سو تو مت ہو شک لانیوالا پس اگر تو ہی شک مین اُس چیز سے جو اُتاری ہمنے تیری
طرف تو پوچھہ اُن سے جو پڑھتے ہین کتاب تجھسے آگے یہہ صاحب کتاب یعنی یہودی
اور عیسائیون نے قرآن کی صداقت اور اُسکے خدا کی طرفسے ہونے کا شروع سے
انکار کیا اور آجتک تمام دنیا مین انکار کرتے ہین کیونکہ اُنکی کتاب اور قرآن مین ایسا
اختلاف ہے کہ قرآن کو کبھی سچ نہین سمجھہ سکتے تو بھی لکھا ہے کہ ہمنے کتاب جنکو
دی جانتے ہین کہ یہ تحقیق تیرے رب کے پاس سے نازل ہوئے

حدیث مین لکھا ہے جھوٹھہ بولنا بھی بعضے وقت روا ہے اگر ہم کسی بیمار کی اعادت کو
جا کے دیکھتے کہ وہ مریگا تو بھی کہنا چاہیے کہ تو نہین مریگا اور ہر صورت سے
اُسکے تسلی کیواسطے خلاف کہنا چاہیے چنانچہ لکھا ہی جب تم بیمارونکی ملاقات کو
جاتے ہو تو اوسکو تسلی دو اور کہو تم اچھے ہو جاؤگے اور بہت دن جیوگے
کیونکہ ایسا کہنا کچھہ اُسکے قسمت کو اُلٹ نہین سکتا لیکن اُسکی جان کو تسلی دیتا ہے
پھر عین الحیات کے ۲۴۲ صفحہ مین لکھا ہے کہ سچ بولنا درست نہین اگر اُس سے
کسی ایمان والے کا نقصان یا اُسکی جان کا کچھہ خطرہ ہو اور جھوٹھہ بولنا فرض و
واجب ہے بشرطیکہ اُسکے سبب ایمان والا قتل یا قید یا نقصان سے بچ جائے
اور اگر کسی مومن نے اپنا اسباب ہمین سونپا ہو اور کوئی ظالم اوسکو ہمسے مانگے تو ہمپر
فرض ہوتا ہی کہ اپنے پاس اُسکے ہونیکا انکار کر جاوین بلکہ اگر چاہین تو اُسپر قسم بھی
کھاوین کہ اس شخص کی کوئی چیز ہمارے پاس نہین ہے * پس صفت صداقت بھی
قرآن اور حدیث کی رو سے خدا کے شان مین پائی جاتی ہے اور کئی آیتون مین
لکھا بھی ہے کہ بدلتی نہین اللہ کی باتین تو بھی دوسری آیتون سے ثابت
ہوتا ہی کہ بدلتی ہین اللہ کی باتین کیونکہ ایک آیت دوسرے کو رد کرتی ہے
اور ایک حکم دوسرے کو منسوخ کرتا ہے ایک دفعہ تو فرمایا کہ دین کے بابت لڑائی

کرنا غیر مناسب ہے پھر کہا لڑائی کرو + ایک دن حکم آتا ہے کہ نماز کے وقت مُنہہ پھیرو
جدھر چاہو صرف یہو قوف خاص قبلہ کی طرف مُنہہ پھیرتے ہین دوسرے دن اُسکے
خلاف حکم ہوتا ہے پھر وہ بھی رد و منسوخ کیا جاتا ہی + پھر لکھا ہی کہ یہودی عُزیر کو خدا کا
بیٹا کہتے ہین یہودی اور اونکی کتابین آجتک موجود ہین پر نہ تو کسی یہودی نے کہا
کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور نہ اونکی کتابون مین کہین ایسا لکھا ہے + بالفرض اگر کسے
نادان یہودی نے کہا ہی تو کیا یہہ تہمت سب پر عائد ہوئی خدا کی صداقت بزرگی پاتی ہی
پہر ناصریون کے بابت لکھا ہے کہ تیرے تین خدا کہتے ہین اور اہل اسلام اکثر یہہ تہمت
عیسائیون پر لگاتے ہین لیکن شروع سے آجتک عیسائیون نے نہ تو یہ بات کہی
اور نہ کبھی لکھی اور نہ کبھی کہینگے کیونکہ اُنکی کتابونمین صاف لکھا ہے کہ خدا
واحد ہی + اسیطرح وہ بات بھی کہ اگلے کتاب والے قرآن کو کلام اللہ جانتے ہین
پہر اونھون نے برخلاف اسکے شروع سے آجتک اُسکے صداقت کا انکار کیا کیونکہ
قرآن اور اونکی کتابون مین ایسا اختلاف ہی کہ وی قرآن کو یقین نہین کرسکتے
اب غور کرنیکے جگہہ ہے کہ ایسی باتونکی بیان کرنے سے خدا کی صداقت بزرگی
پاتی ہے یا ان باتون سے جو حدیث مین لکھی ہین کہ بعضے وقت جہوٹھ بولنا
بھی فرض و واجب ہی خدا کی صداقت اُسکی شان مین راست آتی ہی کیا خدا اور

مطلق نہین کہ اپنے بندے کو بچا سکے کیا میرا جھوٹھہ بولنا اُس سے زبردست وزورآور ہے

پھر اس صفت کو بھی چھوڑکے سوال کرتے ہین کہ خدا قادر مطلق و واحد ہے یا نہین

دونون صفتون کا بیان درستی سے ٹھیک اگلی کتابون کے موافق ہی یعنے کہ خدا ایک ہے اور اُسکے سواے کوئی دوسرا نہین اور کہ وہ قادر مطلق غیر متناہی قدیم اور روحانی ذات ہے

قرآن وحدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کی جو جو صفتین عقل سے علاقہ رکھتی ہین ان کا سب بیان درست ہے لیکن اُن کے لیے الہام ضرور نہین کیونکہ اللہ کی قدیم قدرت اور خدائی دنیا کی پیدایش سے اُسکے کامون پر غور کرنے سے معلوم ہوتی ہین دین حق کو چاہیے کہ ان صفتون کا جو عقل سے دریافت نہین ہو سکتین اور جو آدمی کی نجات سے واسطہ رکھتی ہین یعنے اُسکی قدوسی عدالت رحمت اور صداقت خوب بیان کرے لیکن ان سب کے بیان مین بھول ہے لکھنیوالے نے سمجھا کہ خدا آدمی سا ہے اور اُن کے موافق کاروبار کرتا۔ پس قرآن وحدیث مین خدا کی صفتون کے بیان بعضے درست

اور بعضی نادرست ہین جنکے لیئے الہام ضرور ہے وے سب نادرست ہین لیکن اگر دین محمدی مین خدا کی بعض صفتون کا بیان نادرست ہے تو وہ دین حق کیونکر ہو سکتا ہے

دوسرا باب

اوپر کے نشانون کے مطابق ضرور ہے کہ سچے دین مین دنیا اور آدمی کی پیدایش اور اُسکی پیدایش کی وجہ کا ذکر جو کچھ ہو سو ایسے طور پر کہ اوس مین خدا کی صفتون کا ثبوت اور ظہور بھی پایا جائے سو اب ہم اس بات پر سوال کرتے ہین کہ سب چیزون کا خالق کون ہے اور کس واسطے اُسنے انھین پیدا کیا

قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے دنیا کو اور جو کچھ اوسمین ہے اپنی قدرت سے چھہ دن مین پیدا کیا اور آدمی کو مٹی اور پانی سے بنایا۔ حدیث مین آدمی کے قد کا بیان لکھا ہے کہ خدا نے اُسکو ساٹھہ گز لمبا اور سات گز چوڑا بنایا اِسکے سوا حدیث مین آدمی کی پیدایش کی بابت اور بھی بہت باتین ہین جن کا ذکر کرنا کچھہ فائدہ نہین اسلیے ہم ان کو چھوڑکر سوال کرتے ہین کہ ان کتابون کے موافق خدا نے آدمی کو ایسا بنایا جیسا ابتک ہی یا اُسکا حال کچھہ بدل گیا اسمین کچھہ شک نہین کہ اُسکا جسمانی حال کچھہ بدل گیا کیونکہ آدمی ان دنون ساٹھہ گز لمبا و سات گز

چھوڑا نہین ہے لیکن اُسکی روحانی حالت مین کچھ فرق آیا
قران سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے آدمی کو جیسا بنایا ویسا ہی ہے آدم نے
گناہ کیا اور باغ عدن سے نکالا گیا لیکن اُسے اُسکی روحانی حالت مین کچھ
فرق نہین آیا صرف باغ عدن کی خوشی کو کھو دیا اُسکی عقل و خواہش وہی رہی
اور جو اُسکی قسمت مین لکھا تھا سوا وسوقت سے آج تک پسند کرتا ہی +
تمام قرآن مین کہین ذکر نہین کہ آدم کی روحانی حالت مین کچھ فرق آیا خدا نے
اُسکو کم زور جی کا شتابی مرنے والا اور فانی پیدا کیا چنانچہ لکھا ہے ——
خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا یعنی انسان بنا ہے کم زور + سورہ نسا ۲۸ آ
اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ ھَلُوْعًا تحقیق آدمی بنا ہے جی کا کچا + سورہ معارج ۱۹ آ
خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ بنا ہے آدمی شتابی کا + سورہ انبیا ۳۷ آ
اِنَّ اللّٰہَ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ سورہ توبہ ۱۱۶ آ
وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْیِیْ وَنُمِیْتُ وَنَحْنُ الْوَارِثُوْنَ سورہ حجر ۲۳ آ اَلَّذِیْ
خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا سورہ ملک ۲ آ اللہ جو ہے
اوسی کی آسمان و زمین مین سلطنت ہے جلاتا ہے اور مارتا ہے جلاتے اور
مارتے ہم ہی ہین جسنے مرنا اور جینا بنایا کہ تم کو جانچے کون تم مین اچھا کرتا ہے

کا م حدیث سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہی کہ خدا نے آدمی کو جیسا اب ہے ویسی ہی پیدا کیا اور ایک ہی مٹی سے گنہگار اور دیندار دونوں کو بنایا چنانچہ حیات القلوب مین لکھا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا کہ جب خدا قادر مطلق نے جبرئیل کو زمین پر بھیجا کہ آدم کے پیدا کرنے کے لیے ایک مٹھی خاک لے آوے تب زمین نے اُس سے کہا کہ مین تجھسے خدا کی پناہ مانگتی اور اُسکی دُہائی دیتی ہون کہ مجھمین سے کچھہ نہ لینا تب جبرئیل نے جا کر جناب باری مین عرض کی کہ زمین نے مجھہ سے تیری پناہ مانگی تب خدا نے اسرافیل کو حکم دیا اُسکے ساتھہ بھی زمین نے وہی معاملہ کیا تب خدا نے میکائیل کو روانہ فرمایا اُس سے بھی زمین نے یہی عذر کیا اُس وقت خدا نے ملک الموت کو یہہ کہکر بھیجا کہ خواہ مخواہ ایک مٹھی خاک ضرور ضرور لائیو زمین نے اُس سے بھی کہا کہ مین تجھہ سے خدا کی پناہ مانگتی ہون تب ملک الموت نے کہا کہ مین بھی خدا کی پناہ مانگتا ہون کہ تجھہ مین سے ایک مٹھی خاک لیے بغیر بجاؤن سو اُس نے زبردستی زمین پر سے ایک مٹھی خاک لی تب خدا نے ایک چُلّو میٹھا پانی لے کر وہ مٹی سانی اور کہا تجھہ سے مین نبیون اور رسولون اور اُن سب بندون کو جو بہشت کے لایق اور عاشق ہون پیدا کرتا ہون پھر ایک چُلّو کھارا پانی لیکر مٹی سانی اور فرمایا کہ

مین تجھ سے ظالمون فریبیون خطا کارون اور شیاطین کے سب ساتھیون کو پیدا کرتا ہون لیکن ان باتون کے پڑھنے سے شک ہوتا ہے لکھا تو صاف ہے کہ خدا نے آدمی کو جیسا بنایا آج تک ویسا ہی ہے لیکن نہایت ناقص ہے تو غور کرنے کی جگہہ ہے کہ کوئی کاریگر ناقص کاریگری سے تعریف پاویگا کبھی نہین اسی طرح اگر وہ قدوس کامل اور ذوالجلال خدا ناقص خلقت بناوے تو کیا اُسکی کمالیت مین خلل نہ آویگا کیونکہ اگر کاریگر کامل ہو تو ناقص کام نہ بناویگا اور اگر اُسکی کاریگری ناقص ہو تو اوسکو کامل کون کہیگا بالفرض اگر قرآن وحدیث کی باتین سچ ہون تو خدا کامل نہین اگر خدا کامل ہوا ور کون اُسے برخلاف کہہ سکتا ہے تو آدمی کی پیدایش کا احوال جیسا قرآن و حدیث مین مندرج ہے نادرست ہے

اب سوال کیا چاہیے کہ کسواسطے خدا نے آدمیون کو پیدا کیا اسکا جواب بخوبی اخلاق جلالی مین لکھا ہی کہ آدمی جو سب چیزون کی اصل نقشون کا نقشہ اور دنیا کا خلاصہ ہے خدا کا نایب ہے جیسا لکھا ہے اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً سورہ بقر ۳۰ آ اور جب کہا تیرے رب نے فرشتون کو مجھ کو بنانا ہے زمین مین ایک نایب

اور پھر لکھا ہے جس نے تم کو رکھا نایب زمین مین اور وہ مشہور آیت
إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ
أَن يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا
جَهُولًا سورۂ احزاب ۷۲ آ۔ یعنے ہمنے دکھائی امانت آسمان کو اور
زمین کو اور پہاڑون کو پھر سب نے قبول نہ کیا کہ اُس کو اُٹھاوین اور
اُس سے ڈر گئے اور اُٹھا لیا اُس کو انسان نے یہہ ہے بڑا بے ترس
نادان ۔۔ یہان تک تو صاف ہے کہ آدمی خدا کا نایب ہوا مگر نایب ہونے سے
اوسپر کیا فرض ہوا اسکا صاف بیان نہین ہے صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ بعضے آدمیون
کو بہشت اور بعض کو دوزخ کے لیے پیدا کیا اور اُس انجام کے موافق اُسکے
کام بھی مقرر کر کے قسمت مین لکھ دیا حقیقت مین بہشت و دوزخ والے دونون
خدا کی مرضی بجا لاتے ہین بہشت والے اُن کامون کو جو اُسکے لیے مقرر ہین کرتے
اور جو آگ مین بیٹھنے والے نہین ہین اُن کامون کو بجا لاتے جو اونکے لیے مقرر ہین
پس بہشت کی جگہہ اور دوزخ کی جگہہ کیسی ہے بہشت کی بابت لکھا ہے
مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ أُكُلُهَا دَائِمٌ
وَظِلُّهَا سورہ رعد ۳۵ آ۔ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ز وَّ
نُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا سورہ نسا ۵۷ آ۔ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ
فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ لا يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ج
كَذٰلِكَ ط وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ط سورہ دخان ۱۵ سے ۴۵ تک ۔ اِلَّا
عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ط اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ فَوَاكِهُ ج وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ
فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ لا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ
بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ج لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْزَفُوْنَ وَعِنْدَهُمْ
قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ لا كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ سورہ صافات ۴ آ۔ یعنے
احوال جنت کا جو وعدہ ملا ہے ڈر والون کو بہتی ہین اوسکے نیچے نہرین میوہ اُس کا
ہمیشہ ہے اور سایہ اور جو لوگ یقین لائے اور کرین نیکیان اُن کو ہم داخل
کرینگے باغون مین جنکے نیچے بہتی نہرین رہ پڑے ہمیشہ اُن کو وہان عورتین ہین
ستھری اور اُن کو ہم داخل کرینگے گھنی چھانون مین ڈر والے بیشک ہین گھر مین چین
کے باغون مین اور چشمون مین پہنتے ہین پوشاک ریشمی پتلی اور گاڑھی ایک
دوسرے کے سامھنے اسی طرح بیاہ دین ہمنے اُنکو گوریان بڑی آنکھہ والیان
مگر جو بندے اللہ کے ہین چنے ہوئے جو ہین اُن کو روزی ہے مقرر میوے اور اُنکے

عزت ہے باغون مین نعمت کے تختون پر ایک دوسرے کے سامھنے لوگ لیئے
پھرتے ہین اُنکے پاس پیالہ نتھری شراب کا سفید رنگ مزہ دیتی پینے والون کو
نہ اوسمین سر پھرتا ہے اور نہ اُس سے بکتے ہین اور اُن کے پاس ہین عورتین
نیچے نگاہ رکھتیان بڑی آنکھون والیان کو یا دے انڈے ہین چھپے دھرے پھر
قرآن کی ایک آیت مین لکھا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ
رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ ج تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ
دَعْوٰيهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ وَاٰخِرُ دَعْوٰيهُمْ
اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ج سورۂ یونس ۹ آ — یعنی جو لوگ ایمان لائے
اور کیا اونھون نے نیک کام راہ دیگا اُن کو رب اُن کا اُن کے ایمان سے بہتی
ہین اُن کے نیچے نہرین باغون مین آرام کے اُن کی دعا اُس جگہہ یہ کہ پاک ذات ہے
تیری یا اللہ اور ملاقات اُن کی سلام اور تمام اُون کی دعا اس پر کہ سب خوبی اللہ
کو جو صاحب سارے جہان کا * اِس کے مطابق حدیث مین بھی لکھا ہے کہ لوگ
خدا کو دیکھینگے چنانچہ زبید بن مذہب نے کہا مین نے ابو ہریرہ سے ملاقات کی
اُسنے کہا کہ مین خدا سے منت کرتا ہون کہ تجھے اور مجھے دونون کو بہشت کے بازار
مین رکھے مین نے کہا کیا وہان کوئی بازار ہوگا اُس نے جواب دیا ہان نبی نے

فرمایا کہ جب بہشت والے اُس مین داخل ہونگے تب ہر ایک اپنے اپنے کامون کے
موافق درجہ پاویگا یعنے جن کا کام سب سے اچھا ہی وے درجہ مین سب سے
بڑے ہون گے اسکے بعد ان کو اجازت ہے کہ جمعہ کے دن نکلین اور خدا سے
ملاقات کرین اور خدا اُن کو اپنا تخت دکھاویگا اور آپ کو جنت مین بھی دکھاویگا
اور اچھے اچھے تخت اُن کے واسطے رکھے جائینگے جو اُن کے درجہ کے موافق موتی
اور لعل و زمرد اور سونے اور چاندی سے بنے ہین۔ ان آیتون سے معلوم ہوتا
ہے کہ لوگ ہر جمعہ خدا کو دیکھینگے یعنے اُسکی شان و شوکت پر نظر کرکے نہایت
خوش ہووینگے پر بہشت کی یہہ خاص خوشی نہین ہے کیونکہ خدا کا دیکھنا صرف
آنکھون سے علاقہ رکھتا ہے اور بہشت سارے جسم سے چنانچہ حدیث مین
لکھا ہے کہ بہشت کو سونے اور چاندی کی اینٹون سے بنایا اور وہان کا گارا مشک
کا اور کنکر موتی اور لعل ہین وہان کے درختون کا تنہ سونے کا اور خاص ایک بڑا
درخت ہی جسکو طوبی کہتے ہین اُسکا حال یہہ ہے کہ اگر کوئی گھوڑے پر سوار ہوکے
سو برس تک دوڑائے تو بھی شاخون کی نہایت تک نہ پہنچے اسکے سوا اُس درخت مین
اور بہت خوبیان ہین اور وہان ندیان بھی بہت ہین بعضی شہد کی اور بعضی دودھ
و شراب کی ہین اُن مین سے ایک کا نام کوثر ہے اُس کے مقدمے مین محمد صاحب نے

فرمایا کہ ایک ندی ہے جس کو خدا نے مجھے بہشت مین دی اُس کا پانی دودھ سے
زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور اوس پر پرندے اونٹ کی سی گردن
کے ہین ۔ اور وہان کی زمین بہت اچھی چنانچہ ایک عرب نے محمد صاحب سے
پوچھا کہ بہشت مین کشتکاری کرنے کا حکم ہے کیونکہ مجھے یہ کام بہت پسند آتا ہے
اُس نے جواب دیا کہ البتہ اجازت ملیگی اور تم جب کچھ بوؤگے تو پل بھر مین اُگیگا
پختہ ہوگا اور کٹ جائیگا اور خرمن پہاڑ کے برابر اونچے ہونگے ۔ اور وہان جانور
بھی بہت خاص ہونگے چنانچہ ایک عرب نے کہا ای نبی مین گھوڑون کو پیار کرتا ہون
بہشت مین بھی ملینگے حضرت نے فرمایا اگر تم بہشت مین داخل ہوؤگے تو تم کو لعل کا
گھوڑا ملیگا اور اُس کے دو پر ہونگے اور جہان تم چاہوگے وہان پہنچا دیگا اسی
طرح اونٹ کے مقدمے مین بھی حضرت نے کسی سے فرمایا ہے غرض کہ جو جو خواہشین
لوگ وہان کرینگے سب موجود ہین وہان کے لوگونکا قد آدم کی طرح ساٹھ گز
اونچا اور ہمیشہ جوان ۔ اور وہان ایک مسلمان کا ڈیرا ایک موتی کے دلنے کا بنا ہے
اور وہ ساٹھ کوس چوڑا اور ہر ایک کونے مین اوسکی جوروان ہین کہ ایک دوسرے
کو نہ دیکھین اور وہان ہر ایک شخص کو بہتر جوروان ملینگی اور اسی ہزار نوکر
اگر مسلمانون کو وہان اولاد کی خواہش ہو تو وے حاملہ ہونگی اور اُسی گھڑی

جنینگی اور اوسی دم لڑکے اُنکے قدوقامت کے موافق جوان ہون گے +
اور اُن کے کھانے کے سب برتن اور اسباب سونے اور چاندی کے
ہین اور لوگون کی غذا بھی بہت ہوگی اور لوگون کے جسم کی طاقت بھی بہت
زیادہ ہوگی کہ ہر ایک شخص اپنی سب عورتون سے ایک ہی وقت مین ہمبستر
ہوسکیگا چنانچہ لکھا ہے ای رسول اللہ کیا ایک آدمی بہت عورتون سے
صحبت کرسکیگا حضرت نے فرمایا کہ ایک آدمی کی طاقت سو آدمی کے برابر ہوگی
غرض کہ حضرت محمد صاحب نے فرمایا کہ بہشت مین سب کچھ تمھارے واسطے
موجود ہے جو کچھ انسان کے حواس خمسہ چاہتے ہین +
بہشت کی حقیقت تو معلوم ہوئی اب آگ مین بیٹھنے والونکا انجام دیکھا چاہیے
کیا ہے اُن کو کھانے کے واسطے زقوم کا پھل جو شیطان کے سر کے مانند ہے
اور آگ ملیگی اور پینے کو اُبلتا پانی ملیگا اور صحبت مین شیاطین لیکن اس
بات کو زیادہ بیان کرنا کچھ ضرور نہین ان باتون سے یہی معلوم ہوا
کہ خدا نے آدمی کو کسواسطے پیدا کیا یعنی کہ وہ خدا کا نایب ہوئے اور
اُسکا انجام اس دنیا مین یا تو بہشت مین جانا یا دوزخ مین پڑنا مقرر کیا +
بہشت والون کو اچھا خوشنما باغ ملیگا اچھے گھر حورین نوکر چاکر شراب

اور ہر طرح کی عیش و عشرت وے خدا کی شان و شوکت اور اُسکا تخت بھی دیکھینگے اور آگ مین بیٹھنیوالون کو ہر طرح کی مصیبت و رنج و دُکھ وغیرہ ملین سگے ✣

پس خدا نے آدمی کو اپنا نایب بنایا لیکن کس واسطے ان کتابون سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا نے آدمی کو اس لیے اپنا نایب بنایا کہ وہ خدا کی رضا پر چلے اس دنیا مین قسمت کے لکھے کو پورا کرے اور اُس دنیا مین اپنے افعال کا بدلا لیوے ✣ پھر کیا آدمی کو دوزخ کے لیے بنانا اور دوزخ کے کام یعنی گناہ اُس سے کرانا اور آخر کو جہنم مین ڈالنا کیا اس سے خدا کی قدوسی یا عدالت یا رحمت بزرگی و جلال پاتی ہے ✣

پھر بہشت کا بیان جیسا قرآن و حدیث مین ہے خدا اور آدمی کے لایق ہے یا نہین خدا نے آدمی کو دنیا مین اشرف المخلوقات بنایا اور اُسکو ایسی روح بخشی جو علم و کمال کے شوق مین مرتی اور خالق کی ماہیت کے دریافت کرنے کا شوق رکھتی اور ہر جماد و نبات و حیوان کے مرتبہ ناقص سے لیکر درجہ کمال تک بلکہ جو کچھ زمین کے نقطے مین داخل ہے اُسپر نظر کر کے اُسی حکیم مطلق کی حکمتون مین گرفتار رہتی اور اپنی قوت تخیل کے

پرے کے اوپر بیٹھکے بلندیون پر پہنچنے کا ارادہ رکھتی اور اُن سب باتون مین
خدا کی حکمت اور کمال کے پانے سے خوش ہوتی ہے + اب آدمی کو جو ان
صفتون سے موصوف ہے اُسکی روحانی خواہشون کے پورا کرنے کے
لیے وہان کیا ملیگا حورین شراب باغچہ گھوڑے اونٹ زمین جسم کے
واسطے ہین روح کے لیے کیا + بہشت کے بیان سے جیسا اہل اسلام کے
یہان ہے خدا کی کون سی صفت بزرگی پاتی ہے کیا خدا کی قدوسی یا ہمہ دانی
یا کون سی صفت + اور اگر ہم بعضے بدعتیون کا بیان اختیار کرین اور بہشت
کی سب باتین روحانی طور پر سمجھین تو بھی اس سے آدمی کی روحانی خواہشین
کس طرح پوری ہو سکتی ہین اور خدا کی کون سی صفت بزرگی پاتی ہے کوئی
نہین حقیقت حال یہہ ہے کہ محمد صاحب نے عاقبت کا احوال نجانا تو کیا کیا
کہ اونھون نے دریافت کیا کہ کون سی باتین عرب لوگون کو زیادہ پسند آتی
ہین جب دیکھا کہ عورتین باغچہ شراب اونٹ گھوڑے نوکر چاکر وغیرہ سے
لوگ زیادہ چاہتے ہین تو اونھین چیزون کا وعدہ کیا پس ساری بہشت
جسمانی ہے روح کے واسطے اُسمین کچھہ نہین اب دانا انصاف کرین کہ ایسی
جسمانی بہشت انسان کی روح کو سیر و خوش کر سکتی ہے اور بہشت کے

ایسے بیان سے خدا کی کون سی صفت کی بزرگی ہوتی ہے +

تیسرا باب

سوال یہہ ہے کہ خدا اور آدمی کے درمیان کیا علاقہ ہے یعنی خدا کو آدمی سے کیا علاقہ اور آدمی کو خدا سے کیا تعلق ہے +

پہلے یہہ کہ خدا آدمی سے کیا علاقہ رکھتا ہے + قرآن و حدیث و اہل اسلام کے عقیدے کے موافق خدا ایک ہے اور وہی سب کا خالق و پروردگار و خداوند ہے اور اوسی نے ابتداء عالم مین اپنی قدیم رضا کے موافق آدمی کی پیدایش اور فعل و زندگی و موت اور عاقبت کا انجام مقرر کر کے ہر ایک کی قسمت مین لکھا ایسا کہ آدمی اُس سے ادھر اُدھر جا نہین سکتا تو بھی اُس نے آدمی کو شریعت دی جسمین لکھا ہے کہ اوس کو کیا کیا ماننا و کرنا فرض ہے + اور خدا دنیا کا حاکم بھی ہے اور وہ نہ صرف دنیا کی سب چیزون بلکہ خاص کر آدمیون پر حکومت کرتا ہے اور قیامت کے دن سبھون کا انصاف کریگا اور آدمی کو اُس کے خیال و قول و فعل کا جواب دینے پڑیگا اور جسطرح دنیا کا حاکم آئین کے موافق انصاف کرتا ہے ویسہی خدا ہر ایک مقدمہ اپنے کلام کے مطابق فیصل کریگا + اُس کے اور دنیا کے حاکم کی عدالت

و انصاف مین صرف یہہ فرق ہے کہ آدمی فریب کھاتا اور بعضے وقت طرفداری
کرتا ہے لیکن خدا عالم الغیب عادل و صادق ہے اِس لیے نہ وہ فریب
کھائیگا و نہ طرفداری کریگا بلکہ ہر ایک کا واجبی انصاف کریگا ✣
دوسرے یہہ کہ آدمی خدا سے کیا علاقہ رکھتا ہے کیا اُس کو اپنی سب
باتون کا جواب دینا ہے یا نہین اگر دینا ہے اور وہ گنہگار ٹھہرے
تو اُسکے بخشے جانے کی امید ہے یا نہین اگر امید ہے تو کس طرح سے
بخشا جائیگا ✣
یہ بات بہت بھاری اور انسان کے جاننے کے لیے بہت ضرور ہے اسلیے
بہت غور کرنے کے لائق ہے کیونکہ آدمی گنہگار ہے خدا نے ایک نجات کی راہ
مقرر کی تو اگر انسان اُس راہ کو بھولے یا اُس راہ کو جو آدمیون نے مقرر
کی خدا کی راہ سمجھے اور یونہین راہ حق کو بھولکر انسان کی راہ کو پکڑے تو کیا
وہ راہ اُسے بہشت کو پہنچا سکیگی کبھی نہین اسلیے نہایت ضرور ہے کہ ہم
بڑے تامل کے ساتھہ نجات کی راہ جیسے قرآن و حدیث مین ہے جانچین اور
دریافت کرین کہ آیا اُسمین ایسی کوئی تدبیر ہے کہ جس سے خدا کی قدوسی
وہدایت و صداقت جلال پاوے اور انسان کو بخشنے کے لیے رحم کے ہاتھہ کھولے

اس بات کے دریافت کرنے کے لیے دو سوال ضرور ہین پہلے کہ گناہ کیا ہے
اور دوسرے کہ گناہ معاف کرنے کی خدا نے کون سے تدبیر مقرر کی ہے پس
ہم سوال کرتے ہین کہ قرآن و حدیث کے موافق گناہ کیا ہے کیا وہ صرف بدن کا
ظاہری داغ ہے کہ جسکو ہم میل کی طرح دھو ڈال سکتے ہین یا گناہ دل سے
واسطہ رکھتا ہے اور کہ آیا انسان کا دل بگڑ گیا اور کہ دل کے بگڑنے سے آدمی
سب طرح ایسا بگڑ گیا کہ اُسکو نہ صرف گناہون کی معافی بلکہ خدا کے حضور
جانے کی لیاقت بھی نہایت ضرور ہے ان باتون کا ٹھیک ٹھیک جواب نہ قرآن
نہ حدیث دیتی ہین پر روز کے تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام آدم زاد خدا سے
باغی ہوگئے اور اُن کی عقل نہایت بگڑ گئی پانی پتھر قبر وغیرہ کی پرستش کرنے لگے
اور آپ کو گناہ مین ڈبا کے برباد کردیا اور اُن کا دل بھی ایسا بگڑ گیا کہ خالق
کی شرع سے انحراف کرنے لگے دل ہی سے سب گناہ یعنی زنا قتل لالچ مکر
مستی بدنظر شیخی اور کفر نکلتے ہین غرض کہ آدمی سر سے پاؤن تک گنہگار رہے
اِسلیے اُس کو گناہ کی معافی بلکہ ایسی لیاقت تھی کہ جس سے وہ اپنے خالق
کے حضور جانے کے قابل ہوے ضرور ہے پس ہم پوچھتے ہین کہ قرآن
و حدیث کی رو سے نجات کی وہ راہ کہ جس سے انسان اُس فضیلت کو حاصل کرے کون سی ہے

قرآن و حدیث مین گناہ کے بخشے جانے کی کئی راہین ہین چنانچہ ربنا اللہ کو کہنا
لکھا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ
وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ — سورہ احقاف ۱۳ آیت مقرر جنھون نے کہا رب ہمارا
اللہ ہے پھر ثابت رہے تو نہ ڈر ہے اُنپر نہ وے غم کھاوینگے ایسا خوش حال اُنکا
بھی ہے جو کلمہ پڑھتے ہین پھر ابو ہریرہ کا قول ہے کہ نبی نے ایک دفعہ عورتون سے
کہا کہ اگر تمھارے لڑکون مین سے تین مرین اور تم اُنپر صبر کرو تو بہشت مین جاؤ گی
تب ایک عورت نے اُنمین سے کہا کہ اے نبی اگر دو مر جائین تب اُسنے جواب دیا کہ
اگر دو مر جائین تو اُن کے والدین بہشت مین جائینگے + اور جو ایک تیر بناتا اور جو
اُس تیر کو خدا کی راہ پر چھوڑتا اور جو اُس تیر کو اُسی شخص کے ہاتھ مین دیتا ہے
وہ تینون نجات پاوینگے + اور عورتون کے واسطے ایک اور خاص نجات کی راہ
ہے یعنی اُم سلمہ کی درخواست کے موافق حضرت محمد صاحب نے فرمایا ہر ایک جو
مرتی ہے اور اُسکا شوہر اُس سے راضی ہے تو وہ بہشت مین جائیگی + پھر
مشکوۃ المصابیح کی دوسری جلد کے ۸۱۷ صفحہ مین لکھا ہے کہ خدا میری قوم کی غفلت
و بھول سے درگذر کرتا ہے اور جو کچھ وے دوسرون کے جبر سے کرتے سو اُنھین
بخش دیتا ہے + پھر حیات القلوب کی دوسری جلد کے ۸۰۳ صفحہ مین لکھا ہے

کہ کلینی سے یہہ معتبر روایت ہے کہ ایک تیلی جو محمد صاحب سے نہایت محبت رکھتا
تھا اور روز حضرت کے جمال دیکھے بغیر اپنے کام کو نہ جاتا جب کئی روز گذرے کہ وہ
نہ آیا تب محمد صاحب اپنے بعضے ساتھیون کو لیکر اوسکا حال پوچھنے گئے وہان سُنا
کہ کئی دن ہوئے جو وہ مرگیا اور اُسکے پڑوسیون نے کہا ای نبی اللہ کے وہ
ہم لوگون مین بڑا نیک مرد تھا مگر اُسکی ایک خو بد تھی حضرت نے پوچھا کیا
اونھون نے کہا وہ زانی تھا پیغمبر نے فرمایا واللہ وہ مجھے ایسا پیار کرتا تھا
کہ اگرچہ وہ آزادون کو بیچ ڈالا کرتا تو بھی خدا اُسے بخش دیتا + پھر عین الحیات کے
۲۰۸ اور ۲۱۱ صفحہ مین لکھا ہے کہ جو کوئی سورہ سال سائل اکثر پڑھے گا
اُس کے گناھون کا حساب قادر مطلق نہ لیگا اور اُسے نبی اللہ کے پاس بہشت
مین رکھیگا + پھر لکھا ہے کہ جو کوئی ہر جمعرات کو سورہ سجدہ پڑھا کریگا قادر مطلق
اُسکا نامہ اعمال حشر کے روز اُسکے دہنے ہاتھہ مین دیگا اور وہ اگرچہ گنہگار ہوگا خدا
اُسکا محاسبہ نہ لیگا پھر اُسی کتاب کے ۲۱۴ صفحہ مین لکھا ہے کہ امام باقر سے
یون روایت ہے کہ جو کوئی دو رکعت نماز پڑھتا اور جو کچھ پڑھتا جاتا سب کے معنے
سمجھتا اور غور کرتا جاتا تو اُسکا ایک گناہ بھی باقی نہین رہتا پھر اُسی کتاب کے ۲۱۵
صفحہ مین لکھا ہے کہ جو کوئی سورۂ اخلاص ایک مرتبہ پڑھیگا تو قادر مطلق اُس پر

برکت نازل کریگا اور جو کوئی دو بار پڑھیگا تو قادر مطلق اُسکے گھر پر بھی برکت
نازل کریگا اور جو کوئی سو بار پڑھے گا تو خالق العالمین اُسکے پچیس برس کے
گناہ بخش دیگا اور جو کوئی ہزار مرتبہ پڑھیگا تو اللہ اوسے چار سو شہید کا ثواب
دیگا اور اُسی کتاب کے ۲۶۱ صفحہ مین امام جعفر صادق سے ایک حدیث صحیح
یون روایت ہے کہ جو مومن ایک رات دن مین چالیس گناہ کبیرہ کرے اور پھر
توبہ کے ساتھ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ پڑھیگا
تو اللہ تعالیٰ اوسے مقرر بخشیگا اور اوسی کتاب کے ۱۶۵ صفحہ مین لکھا ہے
کہ امام جعفر صادق سے حدیث صحیح یون مروی ہے کہ جو کوئی نماز عصر کے بعد
سو بار استغفار پڑھیگا تو اللہ اُسکے سات سو گناہ بخشیگا اور اگر اُس کے
گناہ سات سو نہ ہون تو اُس کے باپ کے گناہون مین سے وضع ہو جائینگے
اور اگر اُس کے گناہ بھی اتنے نہ ہون تو اُسکی ماں کے گناہون مین سے اور
اگر اُسکے گناہ بھی اتنے نہ ہون تو اُسکے بیٹے کے گناہون مین سے یونہین اُس کے
اور نزدیکیون مین سے جب تک کہ حساب پورا نہ ہو اسی طرح مشکوٰۃ المصابیح
کے ۲۴۲ صفحہ مین لکھا ہے کہ جو کوئی سبحان اللہ بحمدہٖ ایک دن سو بار پڑھیگا
اُسکے گناہ اگرچہ سمندر کی لہرون کے برابر ہونگے دھو جائینگے پھر اوسی کتاب

کے ۹۴۸ صفحہ مین ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر سبحان اللہ سو مرتبہ پڑھوگے
تمھارے واسطے ہزار ثواب کا شمار ہوگا یا تمھارے ہزار گناہ مٹ جاوینگے +
پھر اُسی کتاب کے ۵۰۴ صفحہ مین لکھا ہے کہ جو کوئی سوتے وقت اِسْتَغْفِرُ اللّٰہَ
الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ تین مرتبہ پڑھیگا تو اللہ اُسکے گناہ
بخش دیگا اگرچہ شمار مین سمندر کی لہرون یا جنگل کی ریت یا درختون کے پتّون یا
زمانہ کے دنون کے برابر ہون + پھر اُسی کتاب کے ۵۵۰ صفحہ مین لکھا ہے
کہ جو کوئی بیمار مرتے وقت لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
پڑھے تو جہنم کی آگ اُسے نہ کھاویگی + پھر حیاۃ القلوب کے ۱۰۵ صفحہ مین لکھا ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ بی بی فاطمہ سب عورتون سے افضل ہے اور جب قادر مطلق
تمام مخلوقات کو اوٹھاویگا تب آسمان کا منادی کرنیوالا عرش برین سے
یہہ پکار کر کہیگا ای مخلوقو سب اپنی آنکھین ڈھانپ لو جبتک محمد کی بیٹی جہان
کی عورتون کی سیّدہ پل صراط سے گذر جاوے تب سب مخلوق محمد اور علی اور
امامون کے سوا اپنی آنکھین موند لیوینگے اور وہ اُس پل سے گذر کر
اپنا برقعہ یون پھیلاویگی کہ اُس کا ایک پلّو اُن کے ہاتھ مین اور دوسرا
حشر کے میدان مین ہوگا تب خدا کا منادی کرنیوالا پکاریگا کہ ای بی بی فاطمہ ...

محبو بی بی فاطمہ جو سب عورتوں سے افضل ہے اُس کے برقعہ کا ایک تار
پکڑے رہو اُس وقت جو کوئی اُس پاک دامن بی بی کا محب ہوگا سو اُسکے
برقعہ کا ایک تار پکڑیگا اور تار کے پکڑنیوالے دس فام یعنی کرور آدمی سے
زیادہ ہونگے اور یہہ سب کے سب پاک دامن بی بی کے برقعہ کے بدولت جہنّم کی آگ
سے بچینگے ✣

اب غور کرنے کی جگہہ ہے کہ نجات کی ان راہوں کے بیان سے خدا کی بزرگی ہوتی ہے
یا نہیں آدمی بیشک گنہگار اور وہ خدا کے حکم کو نہ صرف ظاہری بلکہ دل سے عدول
کرتا ہے اس سبب سے گناہ نہ فقط ظاہری داغ بلکہ دل کی مہلک بیماری ہے
اور تجربہ سے ثابت ہے کہ آدمی کی سمجھہ بگڑ گئی نہیں تو وہ پانی اور پتھر وغیرہ کو
ہرگز اپنا خدا نہ سمجھتا ✣ اسی طرح اُسکی خواہش میں بھی نقص آیا نہیں تو وہ ہمیشہ
بدی کی طرف مایل نہ ہوتا اور اس بات پر بھی ہر ایک کا دل گواہی دیتا ہے
کہ اگر وہ گناہ کرے تو قصور خدا کا نہیں بلکہ اُسکا ہے کیونکہ خدا ارقدوس
جو گناہ سے نہایت نفرت رکھتا ہے اپنی ذات کے برخلاف کسو سے گناہ نہیں
کرواتا اور یہہ بھی عقل کے موافق ہے کہ خدا نے آدمی کو گنہگار نہیں بنایا بلکہ پاک اور ستبانہ
اور عارف لیکن آدمی شیطان کے بہکانے سے گنہگار ہوا اور گناہ کے سبب

اوسکی عقل تاریک ہوگئی اور اوسکا دل خراب ہوا اور رنج دکھہ مصیبت و موت
خدا کی طرف سے نہین بلکہ یہہ سب گناہ کا پھل ہے پھر جب آدمی کا دل اور اوسکی
جان گناہ سے بگڑ گئے اور وہ خدا کی رضا کے برخلاف برے کامون مین آلودہ ہوا تو
جب تک کہ اوسکے گناہ معاف نہ ہووین اور اوسکا دل پاک و صاف نہ بنے تب تک
اوس قدوس کے حضور جو گناہ سے نہایت نفرت رکھتا ہے کیونکر جا سکیگا اور
اس عادل کی بارگاہ مین جو گنہگار کو بے سزا دیے نہین چھوڑ سکتا کس طرح
دخل پاویگا۔ پس اس حالت مین خدا کے حضور جانے کے لیے آدمی کو نہ صرف
گناہ کی معافی بلکہ دل کی بری خواہشون کو دور کرنا اور پاکیزہ ہونا ضرور ہے
ایسا کہ آدمی کا دل و مزاج بدل جاوے کہ وہ گویا ایک نیا مخلوق ہووے یعنی
خدا اوسکو ایک نیا دل و نئی جان بخش کر پھر راستباز و مقدس و عارف
بناوے اب کیا اوپر کی نجات کی راہون سے یہہ حاصل ہوتا ہے کیا اللہ
کو واحد کہنے یا کلمہ پڑھنے سے آدمی کا دل پاک ہوگا کیا کسو کے دو لڑکون کے
مرنے سے اللہ کا رحم بزرگی پاتا یا آدمی کے دل سے گناہ دور ہوتا ہے
یا ایک تیر بنانے سے خدا کا عدل عزت پاتا اور آدمی آسمان مین داخل ہونے
کی لیاقت پیدا کر سکتا ہے کیا جورو اپنے شوہر کے پیار کے سبب گناہ کی

معافی پا سکتی ہے یا خدا یہان تک طرفداری کریگا کہ بعضون کو خواہ مخواہ بہشت
مین پہنچا وسے کیا خدا اپنی قدوسیت و عدل و صداقت کو رد کریگا تاکہ وہ زناکا
کو محمد صاحب کے سبب بخشے۔ یا زناکار کو اپنے فعل سے باز آنا پڑیگا تاکہ نجات
ملے پھر ایک سورہ پڑھنے یا فلانی بات کہنے سے نجات حاصل ہو سکتی ہے کیا خدا اپنی
صداقت و عدالت کو چھوڑیگا کہ گناہون کی بازپرس نہ کرے دو رکعت کے پڑھنے اور
سبحان اللہ کہنے سے گناہ معاف ہو سکتے ہین یا دم مرگ لا الہ الا اللہ کے پڑھنے
سے خدا کی صفات بزرگی پاتی ہین یا اُسکی شریعت جسکی عدولی تمام عمر آدمی
نے کی کامل ہوتی ہے کیا بی بی فاطمہ کی اوڑھنی کے سبب خدا اپنی قدوسیت
و عدل و صداقت کو رسوا کریگا تاکہ اوسکے پکڑنے والون کو اپنے پاس جگہہ دے
یا گنہگار کو اوس اوڑھنی کے پکڑنے کے باعث آسمان مین داخل ہونے کی لیاقت
حاصل ہوگی کیا ان سب باتون سے خدا کی کوئی صفت بزرگی پاتی ہے یا ایسی
باتین کبھی نجات کے وسیلے ہو سکتی ہین کیا ان سے اُس ذوالجلال کی قدوسی
و بے ابتدا و انتہا کا عدل اس صادق القول کی صداقت یا اُس رحمٰن الرحیم
کا رحم یا اُس لاثانی کی شریعت بزرگی پاتی ہے وسے آدمی کو اُس کے گناہون
سے خلاصی بخشتی یا اوسکا دل پاک و صاف کرکے آسمان مین داخل ہونے کی

لیاقت دے سکتی ہین اگر نہین تو پھر نجات کس طرح حاصل ہوگی گناہ کیونکر
دُور ہوگا اور دل کس نوع سے مقدس بنیگا +

او پھر کی اِن راہون کے سوا اور تین راہین ہین جن پر سب اہل اسلام متفق ہین
یعنی اہل اسلام کے عقیدے پر چلنا گناہون سے توبہ کرنا دین کی بابت لڑنا +
پہلی راہ ایمان لانا و فرض ادا کرنا ہر ایک اہل اسلام کو اُن کی کتابون کے مطابق
فرض ہے کہ خدا و فرشتون پر کتاب و نبیون پر قیامت و تقدیر پر ایمان لاوے
بالفرض آدمی ان سب باتون کو دل سے مانے اور زبان سے اقرار بھی کرے
تو کیا اس سے اُسکے گناہ معاف ہو سکتے ہین مثلاً اگر کوئی اہل اسلام خون
یا زنا کرے تو کیا ان باتون کے ماننے و اقرار کرنے سے اُسکے گناہ معاف
ہونگے یا اُسکو کچھ اور کرنا ضرور پڑیگا کیا کوئی بادشاہ کسو گنہگار کو اس لئے
معاف کریگا کہ وہ مانتا اور اقرار کرتا ہے کہ یہان صرف ایک بادشاہ ہے
اور اُسکے وزیر وامین و ملازم وغیرہ موجود ہین اگر نہین تو پھر گناہ کس طرح
معاف ہونگے اِسکا جواب قرآن و حدیث مین اس طرح پر ہے کہ نجات کیلئے
نہ صرف ان باتون کو ماننا چاہیے بلکہ فرائض ادا کرنا ضرور ہے + اہل
اسلام کے دین کے موافق پانچ باتین فرض و رکن اسلام کی ہین یعنی

نماز پڑھنا روزہ رکھنا زکوۃ دینا حج کو جانا + کلمہ طیب پڑھنا یعنی لا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ کہنا +

پہلے نماز پڑھنا + نماز پڑھنے سے پیشتر کئی قسم کی طہارت مقرر ہین اور بدن کے لیے قیام رکوع دوزانو بیٹھنا سجدہ مین جانا اور ہر روز پانچ دفعہ کرکے اڑتالیس رکعت نماز پڑھنا فرض ہے +

اب فرض کیا کہ آدمی ان سب رکعتون کو پڑھے ایسا کہ نہ طہارت اور نہ نماز مین کچھ بھی قصور کرے یہہ بہت مشکل ہے کیونکہ ہر ایک اہل اسلام اپنے تئین آزماوے وبغور تامل کرے تو اُسے معلوم ہوگا کہ نماز پڑھتے وقت بہتیرے اور خیال بھی اُسکے دل مین آتے ہین یا نہین ہم نے مان لیا کہ نہین تو بھی کیا خدا اُسکی نماز کے سبب اُسکے سارے گناہون کو بخشیگا کیا کوئی حاکم خونی یا قرضدار کو آزاد کریگا کہ وہ اپنی رہائی کے لیے منت کرتا ہے + نماز نجات کے لئیے ضرور تو ہے پر نجات پانے کا سبب نہین +

نماز کے سوا روزہ رکھنا بھی فرض ہے یہہ بہت خوب اور معقول بات اور آدمی کے لائق ہے کیونکہ روزہ رکھنے سے آدمی اقرار کرتا ہے کہ وہ ایسا گنہگار ہے کہ نہ صرف بہشت بلکہ دنیا کی خوبیون کے لایق بھی نہین اور اُسکا دل جسمانی

خواہشون سے ایسا بھرا ہے کہ اُس سے دعا مانگنے کے لیے فاقہ کرنا بھی ضرور ہے پر کیا یہ نجات کا سبب ہو سکتا ہے کیا کوئی حاکم کسی شخص کو جس نے چوری کی فاقہ رہنے سے معاف کریگا یا فاقہ رہنے سے خدا کی قدوسیت یا عدل یا رحم و مہربانی کی بزرگی ہوگی کیا دن بھر فاقہ رہنے اور رات بھر کھانے پینے سے کسی کا دل پاک و صاف ہو سکتا ہے +

پھر یہہ کہ زکواۃ دینے سے گناہ معاف ہوتا ہے چنانچہ سورۃ النسا کی ۴۴ آیت مین لکھا ہے زکواۃ دینا بھی اچھا ہے پر کیا کوئی خیرات کرنے سے آسمان کو مول لے سکتا ہے ہزار ہا بت پرست بڑے دینے والے ہین اور بہتیرے زنا کار جھوٹھے و شرابی بھی خیرات کرتے ہین لیکن کیا یہ خیرات کرنا اُن کے گناہون کو مٹا سکتا ہے یا اُن کا دل پاک و صاف بنا سکتا ہے +

شاید حج کو جانے سے نجات ملیگی فرض کیا کہ سب لوگ حج کو جاوین جو ممکن نہین پر کیا اس سے خدا کا حاضر ناظر ہونا یا اُسکی قدوسیت و رحمت بزرگی پاوینگی اوپر کی سب باتین اچھی ہین اور مسلمان ہونے کے لیے ضرور لیکن کیا اُن سے گناہ دور و دل پاک ہو سکتا ہے + پس میرا دل اب تک سوال کرتا ہے کہ مجھے کیا کرنا مناسب ہے جس سے گناہ کی معافی حاصل ہووے ہر ایک اہل اسلام

جواب دیتا ہے کہ توبہ کرو تو اللہ تعالی جو قادر مطلق ہے معاف کریگا ✣
قرآن و حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ توبہ کے آنسو گناہوں کو مٹا وینگے
غور کرنے کی جگہہ ہے کہ آیا یہ ممکن ہے ✣ خدا بے حد بزرگ ہے اور اُسکی
شریعت بھی ویسہی ہے اسی لیے اگر آدمی اُسکی بے حد بزرگ شریعت کی عدولی
کرے تو اُسکا گناہ بھی نہایت بڑا ہوگا اور اُسکی سزا گناہ کے موافق ✣
پھر خدا عادل ہے اور وہ ہر ایک کو اُسکے فعل کے موافق ٹھیک بدلا دیگا ✣
اور اگر گنہگار خدا کی بے حد بزرگ عدالت کو راضی نہ کرے تو اُسکو اُسکے گناہ کی
سزا ملیگی اور اگر خدا اپنی عدالت و قدوسیت کو رد کرکے گنہگار کو بے سزا دیے
چھوڑ دے تو کیا اُسکی اور صفات مین خلل نہ آویگا ✣ اب غور کرنا چاہیے کہ
آدمی توبہ سے خدا کے عدل کو راضی کرسکتا ہے کیا اُسکی توبہ بے حد بڑی ہے
اگر نہین تو توبہ کیونکر گناہون کی معافی کا وسیلہ ہوسکتی ہے توبہ گناہون
کی معافی کے لیے ضرور ہے لیکن گناہ کی معافی کا وسیلہ نہین کیونکہ اگر ایک شخص کا
ہزار روپیہ کسی پر آتا ہو اور وہ حاکم کے پاس لے جاکر اُسے قید کرا وے تو کیا
حاکم قرضدار کے توبہ کرنے سے اُسے آزاد کریگا قرض ادا کرنے سے ادا ہوتا ہے
توبہ کرنے سے نہین ✣ اور جب کہ آدمی اپنے آنسوؤن سے دنیوی قرض نہین

مٹا سکتا تو پھر کیونکر ممکن ہے کہ اُنسے اپنے گناہون کو دھو سکے ÷ خدا
قدوس اور عادل ہے اس لیے چاہیے کہ اُسکی قدوسی بزرگی پاوے
اور عدل مین بھی خلل نہ آوے تب رحم البتہ معاف کر سکتا ہے اور یہی رحم
رحمتِ حقیقی ہے ÷

لیکن خدا قادر مطلق ہے وہ جو چاہتا کر سکتا ہے اگر وہ چاہے کہ کسو کو
بنا توبہ بخشے تو کون روک سکتا ہے اور اگر وہ چاہے کہ توبہ کی شرط پر معاف
کرے تو کون اُسے منع کرنیوالا ہے ÷ اس بات سے لوگ آپ کو بڑا فریب دیتے
ہین شُدے کہتے کہ خدا قادر مطلق جسکو چاہتا معاف کرتا و جس کو چاہتا سزا
دیتا ہے مثلاً حاکم جب کچہری مین اجلاس کرے اور اُسکے سامنے کوئی مجرم حاضر
لایا جائے جسنے دس روپیہ کسیکا چُرایا یا دین دار ہو تو اوسکو معاف نہین
کر سکتا کیونکہ حاکم کو آئین کے مطابق عدالت کرنا ضرور ہے لیکن اگر اُسی حاکم
کے گھر کا روپیہ چُرایا خواہ مقروض ہو تو اُسکو بخش دینے سے کون روک سکتا
ہے وہ اپنے گھر مین بلا لحاظ عدالت جو چاہے کر سکتا ہے ویسے ہی خدا اپنا مالک ہے
جسکو چاہے سزا دے جسکو چاہے معاف کرے عدل سے کچھ واسطہ نہین عزیزو
یہہ خیال سراسر خام ہے اگر کوئی نوکر خاص حاکم کے دس روپئے کچہری کے چُرا لے

یا اپنے ذمہ رکھے ہنوز اگر حاکم اُسے معاف کرنے چاہے تو کیا اُسکو لازم ہوگا
یہہ کہ پہلے دس روپئے کو ادا کرے تب درگذر ہو سکتا ہے اور بنا ادا کیے
معاف نہین ہو سکتا ہے کیونکہ پہلے عدل پورا کرنا ضرور ہے لیکن اگر کوئی کہے
کہ وہ روپیہ کچہرے کا نہو بلکہ خاص اُسکے مالک کا ہو تو بلا ادا کیے معاف کرسکتا
ہے تو یہہ بھی بھول ہے اگر روپئے مالک ہی کے ہون تو معاف کرنے کے بیشتر ضرور
ہے کہ مالک نقصان اپنے ذمہ لے بعد اُسکے اُسکو معاف کرسکتا ہے حقیقت مین
عدل کو بے پورا کیے کوئی معاف نہین کرسکتا ہے کیونکہ ضرور ہے کہ یا آپ نقصان
اوٹھاوے یا نوکر سے لیوے جب نوکر سے لیوے تو مالک کا عدل ظاہر ہوتا ہے
اور اگر نقصان آپ اُٹھاوے تو اُسکے عدل و رحم دونون کی بزرگی ہوتی ہے
ویسا ہی خدا قادر مطلق تو ہے لیکن اُسکی رحمت اُسکی عدالت و قدوسی کو
رد نہ کرے کہ گنہگار کو خواہ مخواہ بخشے ہان اگر خدا نے کوئی ایسی تدبیر کی ہو کہ
وہ خود اپنی شریعت کا نقصان اور جلال کی رسوائی آپ اُٹھاوے یا سہے
یا اگر کوئی درمیانی ہو جو عدل کو پورا کرے اور قدوسی کو جلال بخشے تو
گنہگار کو معاف کرنا ممکن ہے لیکن نہ قران و نہ حدیث نہ اہل اسلام کے
عقیدے مین ایسی کوئی تدبیر نظر آتی ہے تو بھی ضرور ہے کہ پہلے خدا کی

قدوسی اور عدالت بزرگی پاوے بعد اُسکے گناہ کی معافی ہوسکیگی کیونکہ
سوچو کیا خدا نے آدمی کو شریعت دی تاکہ وہ اُسسے مانے یا اسلیے کہ گناہ سے
شریعت کو مٹاوے اگر انسان قادر مطلق کی شریعت کو رسوا کرے اور وہ اُسے
سزا نہ دے تو وہ خود اپنی شریعت کو رد کرتا اور اپنی قدوسیت و عدل و صداقت
کو خلل پہنچاتا ہے پر کیا ممکن ہے کہ اللہ جو اپنی شریعت کو رد کرے یا ایک صفت کو
دوسری سے مٹاوے پس اگر کسو بات کے بیان سے خدا کی صفتون مین خلل
آوے تو کیا وہ کلام و بیان خدا کی طرف سے ہوسکتا ہے ✦

پھر نجات کی اور ایک راہ اہل اسلام کے مذہب سے معلوم ہوتی ہے یعنی
دین کی بابت لڑائی کرنا چنانچہ محمد صاحب نے فرمایا کہ بہشت کی کنجی تلوار ہے
اور لکھا بھی ہے کہ جو لوگ دین کے واسطے لڑائی کرین اور اُس لڑائی مین یا تو
مارے جائین یا غالب آوین بہشت اونھین کی ہے ✦ اب کیا مین جو گنہگار اور
ناپاک ہون لڑائی کرنے سے نجات پاسکتا ہون اور جب کہ آدمی نے خدا کی
قدوسیت کو بے عزت اور اوسکے عدل کو بیزار اور رحم کو برہم کیا تو پھر
لڑائی کرنے سے خدا کی قدوسیت کی بزرگی ہوگی اور اُسکا عدل و جلال و رحم
بڑائی پاویگا ✦ پھر آدمی ناپاک ہے اسلیئے خدا کے حضور جانے کے لیئے چاہیے

کہ مقدس بنے سو کیا دین کی بابت لڑنے سے گناہ دل سے نکل جاویگا کیا رحمن
الرحیم خدا کا دین تلوار کے وسیلے پھیلانے سے خدا کی قدوسی یا اُسکا عدل
بزرگی پاتا ہے کیا اپنے ہم جنس کو قتل کرنے سے خدا کے رحم کی بڑائی ہوتی ہے
کیا آدمی ہزارہا بھائیون کے لہو سے اپنے گناہون کو دھو سکتا ہے کیا ہزار بیوہ و
یتیمون کی بددعائین آدمی کے دل مین آرام پیدا کرینگی یا اُسکے دل مین خدا کے
حضور جانے کی لیاقت بخشینگی اگر نہین تو کیا خدا اپنی قدوسی و عدل و صداقت
کو چھوڑ دیگا تاکہ گنہگارون کو اُنکے گناہون سمیت بچاوے + پس پھر سوال کرتا
ہون کہ مین کس طرح گناہ کی معافی اور رہائی پا سکتا ہون اور مجھے کس راہ سے
لیاقت حاصل ہوگی کہ خدا قدوس کے حضور جا سکون +

اب یہ ایک امید باقی ہے کہ اگر ہم اوپر کی سب حدیثون کو بجا لاوین اور نجات
کی اُن تین راہون کو بھی اختیار کرین تو نجات حاصل ہوگی ہمنے قبول کیا کہ گنہگار
اللہ کو واحد کہے کلمہ پڑھے سبحان اللہ پکارے بی بی فاطمہ کی اوڑھنی پکڑے
اور دل سے مان لے کہ خدا موجود اور اُسکے فرشتے کتاب قیامت و تقدیر
اور نبی ہین اور نماز پڑھے روزہ رکھے زکوٰۃ دے حج کو جائے اور دین کی
بابت لڑائی کرے تو کیا ان باتون سے گناہون کی معافی حاصل ہو سکتی ہے

جب کہ آدمی نے اپنے گناہون سے خدا کی قدوسی کو رسوا اور عدل کو بے عزت
اور صداقت کو ناچیز کیا تو اب کہیے کہ اوپر کی کس بات سے ہم لاچار گنہگار
اُس ذوالجلال خدا کی قدوسی کو پھر جلال بخشین اور اُس لاثانی خدا کو جو نہایت
بزرگ و عادل ہے راضی اور اُسکی شریعت کو کامل کرین کیا اللہ تعالی
ان دو بزرگ صفتون کو کنارے کریگا اور گنہگار کو بے سزا دیے چھوڑیگا توبہ
کے آنسو خدا کی قدوسی عدل و صداقت کو مٹا سکینگے ایسا کہ رحم کے سوا اُسکی
کوئی اور صفت باقی نرہے یا اپنے ہمسایہ کے لہو سے جو دین کی بابت بہایا گیا کیا
خدا کی قدوسی عدل اور رحم بزرگی پا دینگے اور از بسکہ خدا قدوس اور آدمی
گنہگار ہے اِس لیے اُسکو نہ صرف گناہون کی معافی بلکہ خدا کے حضور جانے
کی لیاقت اور دل کی پاکیزگی حاصل کرنا ضرور ہے اور خدا کی مانند مقدس بننا
اور گناہ کی بُری خواہشون کو دور کرنا چاہیے ایسا کہ آدمی کا دل و مزاج و خواہش
خدا سے مطابقت رکھے اب خیال کیا چاہیے کہ اوپر کی باتون مین سے کون
ایسی ہے جس سے گناہ کی خواہش دور ہو گی اور دل پاک و صاف بنیگا
اور آسمان مین داخل ہونے کی لیاقت ملیگی + اس سوال کے جواب سے جیسا قرآن
و حدیث اور اہل اسلام کے عقیدے مین مندرج ہے آدمی کی خاطر جمعی نہین ہوتی +

پس ان باتون سے کیا حاصل ہوتا ہے یہہ کہ خدا سب کا خالق پروردگار خداوند اور حاکم ہے اور یہہ کہ آدمی اوسکا مخلوق و جوابدہ ہے لیکن اس بات کا بیان کہین صاف نہین نظر آتا کہ گناہ کیا ہے اور آدمی گنہگار ہو کر کس طرح گناہون کی معافی پاویگا + نجات پانے کے کئے راہین مقرر ہین پر نہ تو اُن مین سے ایک کے ماننے سے دل کو تسلی ہوتی اور نہ سب کی سب راہون کو اختیار کرنے سے دل راضی ہوتا ہے + پھر اُن کتابون سے یہہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ ہر ایک کی نجات اُسکے اعمال پر موقوف ہے لیکن اعمال ہی سے تو ہم گنہگار ہوئے اور نہ صرف اعمال بلکہ خیال اور باتون سے دن بدن گناہ زیادہ ہوتا جاتا ہے تو اب اس حالت مین خدا کے حضور کونسی نذر لاوین کہ وہ ہمارے گناہ معاف کرے اور بُری خواہشون کو بدل ڈالے اور ہمین نیا مخلوق بنا کر آسمان مین داخل ہونے کی لیاقت بخشے وہ البتہ رحیم ہے مگر جب تک کہ ہم اُسکی قدوسی کو جلال ندین اور عدل و صداقت کو راضی و کامل نکرین تب تک وہ ہمین کس طرح معاف کریگا خدا گنہگار کے لیے اپنی ذات مین خلل نہ ڈالیگا اور نہ اپنی صفات کو رد کریگا اس لیے ہم اس بات سے بھی درگذر کر چوتھے باب کی تحقیق کرتے ہین +

چوتھا باب

دین حق خدا کی طرف سے ہے اس لیے چاہیے کہ خدا نے اُسپر ایسی مہر کی ہو جیسے کوئی آدمی نہ کر سکے اور ہر ایک شخص اُس مہر کے سبب اُسے کلام اللہ جانے ✦ چنانچہ دنیا کا بھی یہی دستور ہے کہ جب کوئی بادشاہ اپنا ایلچی کسو مقدمہ مین کسین بھیجتا تو اُسے مقرر ایسی سند معہ دستخط و مہر دیتا ہے کہ ہر ایک اُس سند کی صداقت کو مانتا ہے اور اگر اُس کے پاس تصدیق کی ہوئی سند نہ ہو تو کوئی اُسے سچا ایلچی و پیغمبر نہین جانتا ✦

ان باتون کے مطابق خدا بھی جب کسی نبی کو پیغمبر مقرر کر کے بھیجتا ہے تو ایسی سند دیتا ہے کہ ہر ایک اُسے نبی برحق جانے اور جب خدا کسی نبی کو ایک قوم کے لیے بھیجتا ہے تو اُسکو ایسی سند عنایت کرتا جو اوس قوم کے لوگ سمجھ سکین یا اگر تمام دنیا کے واسطے بھیجے تو اُسے ایسی سند دیگا کہ تمام عالم اُسکو نبی برحق جانے و بدل و جان مانے ✦

اب خدا کی سند مہر و دستخط کیا ہے معجزہ و پیشین گوئی ہے پس اگر محمد صاحب نبی برحق ہین تو ضرور ایسی سند معہ مہر و دستخط اُن کے پاس ہونگے یعنی ایسے معجزے دکھائے اور پیشین گوئیان ظہور مین لائے ہونگے کہ جن سے ہر ایک

اُن کو اور اُن کی کتاب کو برحق جانے + قرآن کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب لوگون نے محمد صاحب سے کہا کہ معجزون کے وسیلے اپنی نبوت ثابت کیجیے تو آپ نے فرمایا کہ معجزہ ظاہر کرنا میرے اختیار مین نہین مگر یہ کہ ظہور قرآن خود ایک معجزہ ہے کیونکہ ایسی فصاحت و بلاغت کے ساتھ آج تک زبان عربی مین کوئی کتاب تصنیف نہین ہوئی + پس معلوم ہوا کہ محمد صاحب کے نبی اللہ ہونے کی سند مُہر و دستخط جو اللہ کی طرف سے ملی اُن کی کتاب کی فصاحت ہے اور اہل اسلام باہم متفق ہین کہ قرآن کی عبارت کے برابر فصیح لکھنا یا کوئی سورہ و آیت بنانا ممکن ہی نہین اس لیے وہ ایک معجزہ ہے +

ہمنے مان لیا کہ قرآن کی عبارت لاثانی ہے تو کیا اِس سے وہ اوپر کے نشانون کے مطابق معجزہ ٹھہر سکتا ہے + اوپر کے نشانون کے ساتھ مقابلہ کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ سچے معجزے کا پہلا نشان اُسمین درستی کے ساتھ موجود ہے کیونکہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن کی عبارت کی فصاحت دین محمدی ثابت کرنے کے لیے ہے اور دوسرا نشان بھی اُسمین ہے کیونکہ قرآن آج تک موجود اور ہر ایک اُسکی فصاحت کو دیکھ سکتا ہے + لیکن

تیسرا نشان اسمین نہین کیونکہ اسکی عبارت اگرچہ فصیح ہے پر اسکے
ہر ایک مضمون سے خدا کی بزرگی جیسی چاہیے نہین ہوتی چنانچہ اوپر صاف
صاف ثابت ہو چکا ہے + چوتھے نشان کا تو نام و نشان بھی اسمین کہین
نظر نہین آتا کیونکہ علما کے سوا کوئی اوسے سمجھ نہین سکتا + اگر محمد صاحب
کسی مردے کو جو تین چار دن قبر مین رہا ہو جلاتے تو البتہ عالم و جاہل اس
کرامت صریح کو سمجھ سکتے اور اسپر ایمان لاتے + لیکن اسکے معجزے تو اسکی
کتاب کی فصاحت پر موقوف ہین اور وہ فصاحت ان کے گمان پر کیونکہ وے
یون ہی خیال کرتے ہین اس سبب اسے کلام اللہ کہتے ہین + پس قرآن اوپر کے
نشانون کے مطابق فصاحت کے سبب معجزہ نہین ہو سکتا کیونکہ سچے معجزے
کے سب نشان اس مین موجود نہین وہ ایک اشرفی کے مانند ہے جس پر
صورت و سکّہ تو لاثانی اور رایج اشرفی کی طرح ہو لیکن پرکھنے سے اسکی
قلعی کھل جاے کہ اسکا سونا کھوٹا نکلے اس ملک مین تو رایج ہو سکتی ہے پر اور ون
کے نزدیک جو سکّہ و صورت سے کچھ واسطہ و غرض نہین رکھتے بلکہ سونے
سے یعنے جو کتاب کی فصاحت پر نہین بلکہ اسکے مطلب پر نظر کرتے ہین
کام کی نہین +

قطع نظر اس سے کسو کتاب کی فصاحت عبارت سے کبھی ثابت ہی نہین ہوتا
کہ وہ خدا کی طرف سے اور تمام عالم کے واسطے ہے کیونکہ سب آدمیون کے
نزدیک مکمّل نہین ٹھہر سکتا ٭ خدا ساری دنیا کا خداوند ہے اسلیے جب
وہ کوئی نبی تمام عالم کے لیئے بھیجے تو ضرور اُسکو ایسی سند دیگا جو ساری دنیا
کے لوگ سمجھ سکین کیونکہ آدمی جواب دہ ہے یعنی اُسکو اپنے ایمان کا جواب دینے
پڑیگا اسلیے ضرور ہے کہ خدا کے کلام پر ایسی صاف مہر ہووے کہ ہر ایک آدمی کسی
قوم کا کیون نہ ہو اُسے یقین کرے کہ یہ خدا کی طرف سے ہے ٭ لیکن قرآن کا
معجزہ کہ اُسکی زبان فصیح ہے سب کے واسطے نہین بلکہ عرب کے بعضے عالم کے
لیے ہے دوسری قوم اس معجزے کو بالکل دریافت نہین کرسکتی ہے کیونکہ
اِسکے دریافت کرنے کے لیے صرف و نحو ضرور ہے کہ وے زبان عربی مین
کمال مہارت پیدا کرین اور بخوبی دخل پاوین بلکہ چاہیے کہ خود عربی ہو جاوین
یعنے اُن کا سا مزاج و خیال حاصل کرین تاکہ وے بھی اُسے پسند کرین جسے
عرب کے لوگ پسندیدہ کہتے ہین نہین تو یہہ معجزہ سوا عرب کے کسی اور
کے واسطے نہین ٭ پھر جس حال مین کہ یہہ دین صرف عرب کے لوگون کے
واسطے ٹھہرا تو وہ دین حق اور خدا کی طرف سے نہین ہوسکتا کیونکہ خدا تو

سارے عالم کا خداوند ہے صرف عرب کا نہین اسی طرح دین حق بھی سارے
عالم کے لیے ہے + اور جب خدا کسی نبی کو تمام دنیا کے لیئے بھیجے تو ضرور
اُسے ایسی سند معہ مُہر و دستخط کے دیگا کہ ہر ایک قوم کے لوگ اُسے آزماکر
یقین کرین +

پھر قرآن فصاحت کے سبب سے کلام اللہ نہین ٹھہر سکتا کیونکہ اُسکی
فصاحت کچھ حقیقت مطلب پر نہین بلکہ صرف بعضون کے گمان پر موقوف ہے
عرب کے اکثر لوگ اُسکو لاثانی سمجھتے ہین کیونکہ ایسی تحریر اُن کے نزدیک فصیح
ہے لیکن سب کا خیال یہہ نہین کیونکہ آدمی کا مزاج طرح طرح کا ہے اسلیے بعضے
یہہ بات اور بعضے وہ بات پسند کرتے ہین + چنانچہ بعضے عرب والون نے قرآن
کی بابت کہا کہ قدیم قایم بالذات اللہ غیر مخلوق ہے اور شرح المواقف مین
لکھا ہے کہ محمد صاحب نے فرمایا من قال القرآن مخلوق فھو کافر
یعنے جو کہتا ہے کہ قرآن مخلوق ہے سو کافر ہے + پھر اور عالمون نے کہا +
کفر من قال بقدم القران + یعنی کافر ہے وہ جو کہے کہ قرآن قدیم ہے +
پھر اور عالمون کا قول ہے کہ وہ غیر مخلوق نہین غیر مخلوق تو ایک یعنی خدا ہے
چنانچہ عبّاس المامون نے کہا ہے کہ + یخلق القران + اور اُسکا تخت نشین

معتصم الواثق نے بھی وہی بات بحال رکھی + پھر اُسکے بعد المتوکل نے
جو واثق کا تخت نشین تھا اس بات کو رد کیا اور اُسی پہلی بات کو قایم کہا
کہ قرآن قدیم قایم بالذات اللہ غیر مخلوق ہے + اور جس طرح کہ قرآن کی
قدامت پر اتفاق نہین ویسی اُس کی فصاحت مین اختلاف ہے چنانچہ
اکثر عالمون نے کہا اور آج تک کہتے اور قرآن مین لکھا بھی ہے کہ قرآن کی
فصاحت لاثانی اور یہہ کہ کوئی آدمی اُس کے برابر ایک سورہ یا آیت نہین بنا سکتا +
پھر بعضون نے کہا اور آج تک کہتے ہین کہ قرآن کی فصاحت کچھہ معجزہ نہین بلکہ
علما قرآن کی برابر فصیح کتابین بنا سکتے اور بنائین ہین چنانچہ عیسیٰ بن صبیح
ابو موسیٰ کا قول ہے کہ الناس قادرون علی مثل ھذا القرآن فصاحتہ
ونظما وبلاغتہ یعنی آدمی قادر ہین کہ ایک کتاب مثل قرآن کے فصاحت
ونظم وبلاغت مین بناوین پھر اور عالمون نے بھی یہی کہا چنانچہ شرح المواقف
مین لکھا ہے کہ علما قرآن کے برابر بلکہ احسن منہ یعنی اُس سے بہتر لکھہ سکتے
ہین + اسی کے مطابق الشہرستانی مین بھی لکھا ہے + ابطالہ اعجاز القرآن
من جھتہ الفصاحتہ والبلاغتہ + یعنی باطل ہے قرآن کو فصاحت اور
بلاغت کے لیے معجزہ جاننا + پھر اور علما خاص کر النظام نے کہا کہ قرآن کی

فصاحت معجزہ نہیں ✤ اور اگر جایز و روا ہوتا تو علما لکا نو قادرین علے ان یاتوا البسورۃ من مثل بلاغته و فصاحته و نظما فی الحقیقت بنا سکتے ایک سورہ فصاحت و بلاغت و نظم مین مثل سورۂ قرآن کے ✤

اور دوسرے ملکون کے بعضے عالم جو زبان عربی مین خوب دخل رکھتے آج تک کہتے ہین کہ مقامات حریری و مقامات ہمہ دانی فصاحت مین قرآن کے برابر ہین پس بعضے کہتے ہین کہ قرآن لاثانی اور بعضے کہتے ہین کہ زبان عربی مین اُس کے برابر اور کتابین موجود ہین ✤

اب فیصلہ کون کریگا اگر کوئی کہے کہ بہتون نے گواہی دی کہ قرآن کی عبارت لاثانی ہے اور بعضون نے اُس کے برخلاف انکار کیا اسلیے بہتون کی گواہی کو سچ جاننا چاہیے تو اسکا جواب یہہ ہے کہ بہتیرے عرب والے اور نصاریٰ و یہودیون نے محمد صاحب کو شاعر و فریبی کہا لیکن محمد صاحب نے فرمایا کہ ✤ مین نہین ہون تو پھر بھلا اسکا فیصلہ کون کریگا ✤ پس عبارت کی فصاحت آدمیون کے خیال پر موقوف ہے لیکن سب آدمیون کا خیال ایکسان نہین اسلیے بعضے سچے و بے طرفدار کہتے ہین کہ قرآن عربیون کی کتابون مین لاثانی نہین اور بعضے کہتے کہ لاثانی ہے دونون سچ کہتے ہین کیونکہ ایک کی

ایک کی طبیعت مین ایک بات خوش آتی ہے اور دوسرے کو وہ ناگوار معلوم ہوتی ہے پر کیا خدا اپنے نبی کو ایسی سند دیگا جسکی صداقت کی بابت سچے لوگ شبہہ مین رہین اگر محمد صاحب کسی مردے کو جلاتے یا اندھے کو اپنے کلام سے بینا کرتے تو دشمن بھی اُسکا انکار نہ کر سکتے ٭

معجزہ چاہیے کہ وہ ہر ایک ملک کے عالم و جاہل کے نزدیک معجزہ ٹھہرے نہ ایسا کہ بعضون کے نزدیک تو معجزہ اور بعضون کے نزدیک برخلاف اُس کے ٹھہرے اگر دشمن اسے انکار بھی کرے تو کچھ مضایقہ نہین لیکن اُسے مقدور نہ ہو کہ وہ صداقت کے ساتھ کہہ سکے کہ محمد صاحب نے تو فلانے کام کیئے لیکن وہ کام معجزہ نہین ٭ غور کیا چاہیے کہ کوئی بادشاہ اپنے وکیل کو بے دستخط و مہر کے سند دیکر اُس شرط پر کہین روانہ کریگا کہ اُس سند کی عبارت ایسی فصیح ہے کہ کوئی شخص اُسکے برابر نہین لکھ سکتا ٭ یا کوئی وکیل بغیر بادشاہی مُہر و دستخط کے اس بھروسے سے کہین جائیگا کہ اس فرمان کی عبارت اُسکی اور اوسکے دوستون کی دانست مین ایسی فصیح ہے کہ ویسی کوئی نہین لکھ سکتا اس لیے مجھکو لوگ وکیل برحق جانینگے ہرگز نہین کیونکہ کوئی دستاویز بغیر بادشاہی مُہر و دستخط کے تصدیق نہین ہوتی اسلیئے کہ دانا و بینا عبارت پر نہین بلکہ اُسکے مطلب پر نظر کرتے ہین ٭ اور جبکہ

آزمایش سے قرآن کا مطلب خدا کی طرف سے نہین ٹھہرا تو کیا خدا اپنی مہر و دستخط
یعنی معجزہ پیشین گوئی اُسپر ظاہر کریگا۔ اس لیے محمد صاحب نے بارہا صاف صاف
فرمایا ہے کہ معجزہ میرے اختیار مین نہین ٭ اس کے برخلاف حدیث مین البتہ لکھا
ہے کہ محمد صاحب نے ہزارون معجزہ دکھائے مثلاً شق القمر کیا اور ایک دفعہ کسی
شخص کو بھیجا کہ فلانے یہودی کو قتل کرے اور اُسنے ویسا ہی کیا جب گھر سے
نکلا تو گر پڑا اور اُس کا پیر ٹوٹ گیا تب نبی کے پاس گیا اور اُسنے اُسے چنگا کیا ٭
پھر ایک کسی شخص کے کھانے مین تھوکا اور وہ کھانا ہزارون آدمیون کے کھانے کے
برابر ہو گیا ٭ پاخانہ بنانیکے لیئے دو درخت فلانی جگہہ بلوا لیے ٭ جادوگرون سے آپکو
بچایا ٭ اور ایک بار ایک خرما کے درخت کا ستون اُسکے واسطے چلا چلا کے رو دیا ٭ لیکن
یہہ کیسے معجزے ہین اور کس وقت قلم بند ہوئے اہل اسلام کے مصنفون سے
معلوم ہوتا ہے کہ محمد صاحب کے دو سو برس بعد حمار ابن بُخاری اور قدونی
وغیرہ نے اُنکو لکھا اور کس لیے شاید اُنھون نے معلوم کیا کہ سند پر مہر و
دستخط ضرور ہے اور قرآن کی عبارت فصیح کو معجزہ برحق سب نہ سمجھ سکینگے
اس لیے اُنھون نے لکھا کہ محمد صاحب نے معجزے ظاہر کیے لیکن یہ باتین
قرآن سے محض خلاف ہین کیونکہ اُسمین لکھا اور محمد صاحب نے خود اقرار کیا ہے

کہ معجزے میرے اختیار میں نہیں چنانچہ لکھا ہے الذین قالوا ان اللہ عہد
الینا الا نؤمن لرسول حتی یاتینا بقربان تاکلہ النار قل قد جاءکم
رسل من قبلی بالبینات وبالذی قلتم فلم قتلتموہم ان کنتم
صادقین ۔ سورہ آل عمران ۱۸۳ آ ۔ وان کان کبر علیک اعراضہم
فان استطعت ان تبتغی نفقا فی الارض او سلما فی السماء فتاتیہم بآیۃ
ولو شاء اللہ لجمعہم علی الہدی فلا تکونن من الجاہلین سورہ انعام ۳۵ آ
واقسموا باللہ جہد ایمانہم لئن جاءتہم آیۃ لیؤمنن بہا قل انما
الآیات عند اللہ وما یشعرکم انہا اذا جاءت لا یؤمنون سورہ انعام ۱۰۹
ویقول الذین کفروا لولا انزل علیہ آیۃ من ربہ قل ان اللہ یضل
من یشاء ویہدی الیہ من اناب ۔ سورہ رعد ۲۷ آ ۔ ویقول الذین
کفروا لولا انزل علیہ آیۃ انما انت منذر ولکل قوم ہاد
سورہ رعد ۸ آ ۔ وقالوا لن نؤمن لک حتی تفجر لنا من الارض ینبوعا
او تکون لک جنۃ من نخیل وعنب فتفجر الانہار خلالہا تفجیرا
او تسقط السماء کما زعمت علینا کسفا او تاتی باللہ والملائکۃ قبیلا
او یکون لک بیت من زخرف او ترقی فی السماء ولن نؤمن لرقیک

حتّٰی تُنَزِّلَ عَلَیْنَا کِتَابًا نَقْرَؤُهٗ ط قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ کُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا
سورہ بنی اسرائیل ۹۰ آ ـ وَقَالُوْا لَوْلَا اُنْزِلَ عَلَیْهِ اٰیٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ط قُلْ
اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ط وَاِنَّمَا اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ـ سورہ عنکبوت ۵۰ آ ـ
یعنے وے جو کہتے ہین کہ اللہ نے ہمکو کہہ رکھا ہے کہ ہم یقین نکرین کسی رسول کا جبتک
نلاوے ہم پاس ایک قربانی جسکو کھا جاوے آگ تو کہہ تم مین آچکے کتنے رسول مجھہ سے
پہلے نشانیان لیکر اور یہہ بھی جو تمنے کہا پھر کیون قتل کیا تمنے اُنکو اگر تم سچّے ہو +
اور اگر تجھہ پر بھاری ہے اُنکا تغافل کرنا تو اگر تو سکے کہ ڈھونڈھ نکالے کوئی سرنگ
زمین مین یا کوئی سیڑھی آسمان مین پھر لاوے اُنکو ایک نشانی اور اگر اللہ چاہتا
جمع کرلاتا سب کو راہ پر پس مت ہو نادانون مین سے + اور قسمین کھاتے ہین
اللہ کی تاکید سے کہ اگر اُن کو ایک نشان پہنچے البتہ اُسکو مانین تو کہہ نشانیان
تو اللہ کے پاس ہین کیا سمجھہ ہوتی ہے تمکو تحقیق وہ معجزہ اگر آدمی نہ ایمان لاوینگے +
اور کہتے ہین منکر کیون نہ اُتری اُسپر کوئی نشانی اُسکے رب سے تو کہہ اللہ گمراہ کرتا ہے
جس کو چاہے اور راہ دیتا ہے اپنی طرف اُسکو جو رجوع ہوا اور کہتے ہین منکر +
اور کیون نہ اُتری اُسپر کوئی نشانی اُس کے رب سے تو تو ڈر سنانیوالا ہے اور
ہر قوم کو ہوا ہے راہ بتانے والا + اور بولے ہم نہ مانینگے تیرا کہا جب تک تو نہ بہا نکالے

ہمارے واسطے زمین سے ایک چشمہ یا ہوجاوے تیرے واسطے ایک باغ کھجور اور انگور کا
پھر بہاوے تو اُس کے بیچ نہرین چلاکر یا گراوے آسمان جیسا گمان کیا تو نے ہمپر
ٹکڑے ٹکڑے یا لے آ اللہ کو اور فرشتون کو ضامن یا ہوجاوے تجھہ کو ایک گھر
سُتھرا یا چڑھہ جاوے تو آسمان مین اور ہم یقین نہ کرینگے تیرا چڑھنا جب تک نہ
اُتار لاوے ہم پر ایک لکھا جو ہم پڑھہ لین تو کہہ سبحان اللہ مین کون ہون مگر
ایک آدمی بھیجا ہوا۔ اور کہتے ہین کیون نہ اُتریں اسپر آیات اسکے رب سے تو کہہ نشانیان
تو ہین اختیار مین اللہ کے اور مین تو یہی سنانے والا ہون کھولکر۔ ان آیتون سے
صاف ثابت ہے کہ محمد کو معجزے کا اختیار نہ تھا اور جو لوگون نے بیان کیا کہ اُس نے
معجزے ظاہر کیے یہہ قرآن کی رو سے خلاف ہے کیونکہ اُس نے نہ صرف کہا کہ مین نے
معجزہ نہین کیا بلکہ سبب بھی بیان کیا کہ کیون معجزہ نہین دکھایا یعنی اس سبب کہ
پیشتر رسول اور نبیون نے معجزے دکھلائے اور لوگ ایمان نہ لائے اسلیے لکھا ہے
کہ اور معجزہ نہ کرونگا۔ وَمَا مَنَعَنَا أَنْ نُرْسِلَ بِالْآيَاتِ إِلَّا أَنْ كَذَّبَ بِهَا
الْأَوَّلُونَ۔ سورہ بنی اسرائیل ٥٩ آ۔ یعنی ہم نے اسی سے موقوف کین نشانیان
بھیجنی کہ اُن کو اگلون نے جھٹلایا اب سمجھنے کی جگہہ ہے کہ کون سچ کہتا ہے قرآن
یا حدیث قرآن مین ہے کہ خدا نے دنیا کی پیدایش کے پیشتر لوح محفوظ پر لکھا کہ

محمد صاحب معجزہ نہ کرینگے کیونکہ کچھ فائدہ نہین اور حدیث کہتی ہے کہ حضرت نے معجزہ
کیے اب منصف اس مین انصاف کرے کہ سچ کیا ہے +

نبوت تو ایک لکھی ہے چنانچہ لکھا ہے ۔ غُلِبَتِ الرُّومُ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ
وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ ۔ سورہ روم ۱ آ ۔ یعنی دب گئے ہین
روم لگتے ملک مین اور وے اُس دبے پیچھے اب غالب ہونگے + اسکے مطابق حدیث
مین بھی پیشین گوئی کا بیان ہے اور وہ بے شک پورا ہوا اور نہ صرف ایک دفعہ
بلکہ کئی دفعہ کیونکہ رومی ایرانیون پر غالب آئے اور ایران والے رومیون پر بھلا
اور کون سی لڑائی ہے جس مین ایسی پیشین گوئی پوری نہ ہو گی اُس کے واسطے
عالم الغیب ہونا ضرور نہین ہے اگر ضرور ہوتا تو کیا محمد صاحب بیان کرتے
چنانچہ آپ نے فرمایا ہے کہ غیب کی بات خدا اکیلا جانتا ہے مین نہین جانتا
وَيَقُولُونَ لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ ۚ فَقُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلَّهِ
فَانْتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ ۔ سورہ یونس ۲۰ آ ۔ یعنی کہتے
ہین کیون اُس کے رب سے اُس پر ایک نشانی نہ اُتری سو تو کہہ چھپی بات اللہ
ہی جانے سو راہ دیکھو مین تمھارے ساتھ ہون راہ دیکھتا + پس خدا کی مُہر
یعنی معجزہ اور نہ پیشین گوئی محمد کی پیغمبری پر نہین ہے اور وہ کیونکر ہو سکتا ہے

قرآن تو خدا کی طرف سے نہین ٹھہرا تو کس طرح خدا اپنی مُہر ایسی بات پر کریگا جو اُسکی طرف سے نہین ہے ⁂

تتمہ

اوپر کے بیان سے ثابت ہوا کہ دین محمدی خدا کی طرف سے نہین کیونکہ دین حقیقی کے نشان اُسمین پائے نہین جاتے ⁜ لیکن اگرچہ قرآن کلام اللہ نہین ہے تو بھی اُس مین بہت سی باتین اچھی ہین ⁜ قرآن پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس مین دو طرح کی باتین مندرج ہین ⁜ جن باتون کی بابت لکھا ہے کہ مکّہ مین اُترین اُن کو خاص دین کی باتین اور جن کی بابت لکھا ہے کہ مدینہ مین نازل ہوئین اُن کو دین و دنیا داری کی باتین کہہ سکتے ہین ⁜ جب تک محمد صاحب مکہ مین رہے تب تک فرمایا کہ مین ایک سنانیوالا رسول ہون دین کی بابت جبر نکرو میرا کام صبر کرنا ہے مگر جب مدینہ مین آکر زور پکڑا تو روحانی ہتھیار کو کنارے کر کے جسمانی ہتھیار اختیار کیا یعنی فرمایا کہ لڑائی کرو تلوار چلاؤ ایک جورو سے راضی نہین اور نہ چار سے بلکہ بہت ضرور ہوئین اور نہ صرف دین کی بابت لڑائی بلکہ قوموں کو لوٹا اور کئی فرقے کو نیست کیا ⁜

اور جیسے قرآن کی باتین دو طرح کی ہین ویسے ہی اُن کا مطلب بھی دو طرح پر ہے

یعنی بعضی بات سچی اور خدا کے لایق اور بعضی نادرست قصہ کہانی ہے بعضی کلام الٰہی سے سرقہ کی گئیں اور بعضی اور قوموں کے قصہ کہانی سے نکالی ہیں مثلاً کئی ایک سچائی محمد صاحب نے توریت اور زبور و نبیوں کی کتاب اور انجیل سے سرقہ کی اور نکال لی ہے چنانچہ یہ کہ:

۱ خدا واحد ہے +

توریت سن لے ای اسرائیل خداوند ہمارا خدا واحد خداوند ہے استثنا ۶ باب ۴ آیت +

زبور کہ تو بزرگ ہے اور تیرے کام تعجب کے ہیں اور تو ہی واحد خدا ہے ۸۶ زبور ۱۰ آ +

نبیوں کی کتاب خداوند اسرائیل کا بادشاہ اور اسکا نجات دینے والا رب الافواج فرماتا ہے کہ میں اول اور میں آخر ہوں میرے سوا کوئی خدا نہیں اشعیا ۴۴ باب ۶ آیت +

انجیل کوئی خدا نہیں مگر ایک ۱ قرنتیوں کا ۸ باب ۴ آیت +

۲ فرشتے موجود ہیں +

توریت اور وے دو فرشتے سدوم میں آئے پیدایش ۱۹ باب ۱ آیت +

زبور   خدا تیرے لیے اپنے فرشتون کو حکم کریگا کہ وے تیری سب راہون مین تیری نگہبانی کرین   ۹۱ زبور ۱۱ آیت +

نبیون کی کتاب   میرے خدا نے اپنے فرشتے کو بھیجا ہے اور شیرون کے منھہ کو بند کر رکھا ہے دانیال ۶ باب ۲۲ آیت +

انجیل   اور اُس نے فرشتون مین سے کس کو کہا کہ تو میرے دہنے ہاتھہ بیٹھہ جب تک مین تیرے دشمنون کو تیرے پانون کا فرش پا انداز کرون کیا وے سب خدمت گذار روحین نہین جو نجات کے وارثون کی خدمت کیلیے بھیجی گئین عبرانیون کا ۱ باب ۱۳ و ۱۴ آ +

۳   توریت زبور نبیون کی کتاب اور انجیل خدا کا کلام ہے +

انجیل   سارے دفتر خداداد ہین اور تعلیم کے اور الزام کے اور رستی کے اور صدق والی تربیت کے واسطے مفید ہین   ۲ تمطاؤس ۳ باب ۱۶ آیت +

۴   خدا نے نبی بھیجے +

انجیل   خدا نے جو کچھ اپنے نبیون کے مُنھہ سے آگے فرمایا کہ مسیح کو دکھہ اُٹھانا ہوگا اسی طرح سے پورا ہوا +

۵ قیامت اور عدالت +

توریت کیا تمام دنیا کا انصاف کرنیوالا انصاف نہ کریگا پیدایش ۱۸ باب ۲۵ آیت +

زبور وہ زمین کی عدالت کرنے آتا ہے وہ صداقت سے جہان کی اور راستی سے لوگون کی عدالت کریگا ۹۶ زبور ۱۳ آیت +

نبیون کی کتاب اور اُن مین سے بہتیرے جو زمین کی خاک مین سوتے ہین جاگ اُٹھینگے بعضے حیات ابدی کے لیے اور بعضے رسوائی اور نفرتِ ابدی کے لیے دانیال ۱۲ باب ۲ آیت +

انجیل پھر مین نے دیکھا کہ مردے کیا چھوٹے کیا بڑے خدا کے حضور کھڑے ہین اور کتابین کھولی گئین اور ایک دوسری کتاب جو حیات کی ہے کھولی گئی اور مردون کی جیسا اُن کتابون مین لکھا تھا اُن کے اعمال کے موافق عدالت کی گئی مشاہدات ۲۰ باب ۱۲ آیت +

اور بہت آیتین ہین جن سے اوپر کی باتین صاف صاف ثابت ہوتی ہین مگر ہم نے صرف یہہ چند باتین نکالین تاکہ طالبِ حق کو معلوم ہووے کہ محمد صاحب نے ان سب باتون کو کہان سے پایا ہے + جو جو اچھی باتین کہ

قرآن مین مندرج ہین سب کی سب اگلی کتابون سے سرقہ ہوئی یا نکالی گئین ہین ❊

قطع نظر اس سے بہت سی باتین تاریخ کی بھی ہین جن کو محمد صاحب نے نہ توریت زبور نبیون کی کتاب اور انجیل سے انتخاب کیا بلکہ یہودی ناصریون کے قصہ کہانی سے نکالا کیونکہ اگر اُن باتون کو اگلی کتابون سے لیا ہوتا تو ویسا اختلاف نہ پڑتا جیسے توریت زبور نبیون کی کتاب اور انجیل کی نسبت قرآن مین ہے چنانچہ

۱ پیدایش کا بیان خاص کر آدم کی پیدایش کا حقیقت حال توریت مین لکھا ہے لیکن یہودیون نے اپنے تالمود یعنے حدیث مین آدم کی پیدایش کی بابت بہت سے قصے کہانی لکھے کہ کس طرح خدا نے اُسے مٹی سے بنایا اور کتنا لمبا چوڑا اُسے پیدا کیا یہہ سب باتین قرآن اور اُس کی تفسیر مین لکھی گئین اور محمدیون کے درمیان جاری ہین ❊

۲ نوح اور طوفان کا احوال بھی حقیقت کے ساتھہ توریت مین مندرج ہے مگر یہودی کے مفسرین نے بہت سی بیہودہ باتین قصہ کہانی کے طور پر اُس کی بابت لکھی ہین جیسے طوفان کے وقت پانی تنور سے نکلا اور یہی قصے قرآن و حدیث مین

موجود ہین ✣ ۲ یوسف کا احوال اُسکا خاص بیان توریت مین مشہور رہے پر محمد صاحب نے اُس بیان کو چھوڑکر یہودیون کے قصے کہانی کو اختیار کیا لیکن کیا ویسے قصے اعتبار کے لایق ہو سکتے ہین کیا کوئی عورت اپنی بدکاری محفلون مین ظاہر کریگی جیسا لکھا کہ فوتی فار کی جوروُ نے کیا اور ایسی بدکار عورت کے پاس کب بھلے آدمی کی عورتین آوینگی اور جب کہ یوسف ایسے قصور کے لیے قید ہوا تھا تو پھر وہ محفل مین کس طرح آنے پایا ✣

۳ موسی کا احوال بھی کتاب مقدس مین درستی کے ساتھہ موجود ہے اُسی کے مطابق یوسف نامے یہودیون کے ایک تواریخ نویس نے بھی لکھا ہے لیکن محمد صاحب نے اُن دونون کے برخلاف اُن قصون کو جو قرآن مین ہین توریت سے نہین لیا بلکہ یہودیون کے تالمود اور اور حدیثون سے نکالا ہے خاص کر الخضر کا قصہ جس کے احوال کا بیان سورہ کہف مین ہے وہ تو لفظ لفظ یہودیون کی حدیث سے لیا ہے لیکن ہر ایک جانتا ہے کہ وہ نرا قصہ ہے حقیقت مین واقع نہین ہوا ✣

۵ سلیمان کی بابت بھی اچھی طرح سلاطین کی کتاب مین مندرج ہے وہان اُسکی حکمت اور اُس کا کام یعنے یہہ کہ اُسنے ہیکل کو کسکے وسیلے اور

کس طرح کا بنایا اور اُس کی دعا بھی جو اُس نے ہیکل کے طیّار ہونے کے
بعد مانگی تھی ۱ سلاطین کے ۸ باب مین لکھی ہے اس کے مطابق یوسف
تواریخ نویس نے بھی اپنی تواریخ مین لکھا لیکن محمد صاحب نے سلیمان کے
احوال سلاطین کی کتاب سے جو سچی اور کلام الٰہی ہے انتخاب نہین کیا بلکہ یہودیون
کے قصہ کہانی سے نکالکر اُن کے مطابق بیان کیا کہ چونٹی نے سلیمان سے گفتگو
کی اور یہہ کہ جنّات اُس کے اختیار مین تھے سبا کی ملکہ کی بابت بھی ایسا بیان
کیا ہے کہ جس سے پڑھنے والون کو شرم آتی ہے پھر سلیمان کے مرنے کی بابت
ہیکل طیّار ہونے کے ایک برس پہلے ہوا یہہ کہ اُس سے جنّات نے فریب
کھایا دیکھو سورہ سبا ۱۴ آیت ٭ یہہ سب باتین یہودیون کی کتاب تالمود سے
نکالی گئین اور بالکل قصہ کہانی ہین ٭

۴ خداوند عیسیٰ مسیح کی بابت صاف صاف انجیل مین مندرج ہے
لیکن محمد صاحب نے اُن کتابون کو چھوڑ کر قصّہ کہانی اُسکی بابت بیان کیا
چنانچہ مریم کا قصہ اور عیسیٰ المسیح کا احوال کہ کس طرح وہ ہنڈولے مین بولا
مٹّی کی چڑیا بنائی اور یہودیون کو بندر بنایا اور یہہ کہ وہ نہین مارا گیا بلکہ دوسرا
اُسکی عوض مصلوب ہوا یہہ باتین اُس نے ناصریون کے قصّے سے نکالین جنکو

دو تین شخصون نے مسیح کے پانچ چار سو برس بعد بنائے اور آج تک ہر ایک عیسائی اُس کو سوائے قصّے کے کچھ اور نہین سمجھتا +

۷ اور بہت باتین ہین جیسے فرشتون کے پرون کی بابت مردون کے قبر مین سزا پانے اور قیامت اور پُل صراط کی بابت یہہ سب باتین تالمود کے قصّے ہین +

۸ بعضے سورہ اور بعضی باتون کو محمد صاحب نے اپنے ذہن سے نکالا چنانچہ سورہ تطفیف مین بہت سی باتین بہشت اور دوزخ کی بابت لکھین کیونکہ بہشت کا حقیقی بیان جیسا انجیل مین موجود ہے شاید عرب کے لوگون کو پسند نہ آتا +

۹ پھر سکندر کا قصہ کہ اُس نے سورج کو دلدل کی ندی مین ڈوبتے پایا اور اُس نے پیتل و لوہے کی بڑی بڑی دیوارین بنائین تاکہ یاجوج و ماجوج نہ چڑھ آوین یہہ صرف قصہ کہانی ہے کیونکہ یونانی تواریخ نویسون نے جو سکندر کے ساتھ تھے کہین اپنی کتابون مین ایسا ماجرا نہین لکھا ہے + اُن کتابون سے ثابت ہے کہ سکندر اپنے ملک کو چھوڑ کر فارس پر چڑھ گیا اور دارا کو شکست دی اور جب وہ ملک اُس کے قبضے مین آگیا تو وہ پورب کی طرف جا کر کابل کی راہ سے لاہور مین آیا اور اُس کے لوگ دریائے انڈس کی راہ سے سمندر تک پہنچے پھر وہان سے اپنی فوج سمیت بابل کو پھرا

اور وہان آکر شہوت مین ڈوب کر بتّیس برس کا جوان مر گیا + اور یہہ بھی مشہور ہے کہ وہ بڑا بہادر و شہنشاہ و بڑا مغرور و بت پرست تھا چنانچہ جب یونانیون نے اُسکو تمام لشکر کا سردار بنایا تو اُس نے مزوا کو جو یونانیون کی لڑائی کی دیوتن تھی قربانی چڑھائی + اور سکندر نے نہ صرف دیوتاؤن کو قربانی چڑھائی بلکہ اُس نے اپنے تئین دیوتا سمجھا + جب مصر کے ملک پر غالب آیا تو لبیا کے بیابان مین جوپٹر مین وہان کے ایک بڑے دیوتا سے صلاح پوچھنے اور اُسے قربانی چڑھانے کے لئے گیا جب مجاور نے اُسے دیکھا تو پکار کر کہنے لگا کہ تو جوپٹر مین کا بیٹا ہے تو شہنشاہ اور مرنے کے بعد خود دیوتا ہوگا اُسی وقت سے سکندر نے اپنے تئین دیوتا سمجھا اور اپنا پروانہ اس طرح لکھنے لگا کہ سکندر بادشاہ بیٹا جوپٹر کا حکم کرتا ہے الخ اور اس بات کو سب تواریخ دان بخوبی جانتے ہین تو بھی محمد صاحب اُسکو نبی کہتے ہین + قرآن کے پڑھنے والون پر محمد صاحب کا ارادہ چھپ نہین سکتا یعنے یہہ کہ حضرت نے چاہا کہ یہودی و ناصری و عرب کے لوگون کو ایک مذہب پر لاوین اس لیے اُن سب کتابون کے قصّے کہانی کو جو اُنھین پسند آئے انتخاب کیا دین حقیقی اُسے نہین کہتے دین حقیقی تو وہ ہے جو آدمیون کو کلام اللہ سناوے

چاہے کسی کو پسند آوے یا نہ آوے ✣ پس اگر ہم کو دین محمدی اور دین حقیقی
کے واسطے کوئی تمثیل دینی ہوتی تو ہم کہتے کہ ایک تو اُس باورچی کی مانند ہے
جو اپنے خاوند کی تندرستی اور بہتری کی فکر نہ کرکے وہی کھانا طیار کرتا جو اُسکے
مالک و اُسکے کام و زبان کو پسند آتا اور دین حقیقی ایک طبیب کی مانند ہے
جو بیماروں کو تلخ دوا دیکر صحت بخشتا اور اُن کی جان و جسم کے لئیے فائدہ
ہوتا ✣

پھر اگر کوئی کہے کہ دین محمدی جو خدا کی طرف سے نہین ہے تو کس طرح ایسا
جاری ہوا ✣ کوئی انکار نہین کرسکتا کہ بت پرستون کے مذہب سب
سے زیادہ پھیل گئے ہین اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کوئی دین بہت
پھیلنے اور زیادہ جاری ہونے سے دین حق نہین ہو جاتا ✣

اہل اسلام کا مذہب جو دنیا مین پھیل گیا ہے اُسکے کئی سبب ہین ✣

١ سبب جس سے دین محمدی دنیا مین پھیل گیا تلوار ہے ✣

چھ سو برس کے عرصے مین اہل اسلام نے اشیا افریکہ اور یورپ کے ملک
مین کئی بادشاہتین مقرر کین اور حکومت کے ساتھ اپنا مذہب بھی سب
ملکون مین جاری کیا مگر ہر ایک ملک مین دین نے جڑ نہین پکڑی بلکہ حکومت کے ساتھ

نیست ہوا جیسے اسپین اور پرتگال مین ہوا تھا لیکن بت پرستون کے درمیان یا ایسے لوگون مین جن کا مذہب مسلمانون کے برابر نتھا مذہب قائم رہا اگرچہ حکومت جاتی رہی ÷

۲ یہہ کہ دینِ محمدی کی سب باتون کا بیان آدمیون کی خواہش کے موافق ہے جیسے بہشت وغیرہ کا بیان ÷

پس اوپر کی باتون سے کیا حاصل ہوتا ہے یہہ کہ دینِ محمدی مین خدا کی سب صفتون کا بیان ہے لیکن درستی کے ساتھہ نہین ÷ پیدایش کا احوال آدمی کی پیدایش اور اُسکے انجام کا حال بھی اُسمین موجود ہے پر اُس سے خدا کی بزرگی نہین ہوتی ÷ نجات کی راہ کا بیان تو بہت ہی لمبا چوڑا ہے لیکن اُسکا آخر آسان نہین کیونکہ یہہ وہ راہ نہین جسکو خدا نے آدمیون کی نجات کے لیے مقرر کی ÷ غرض کہ دینِ محمدی دینِ حقیقی نہین اسی سبب سے خدا کی مُہر بھی اُسپر نہین ہے ÷

اب مین ہر ایک کی منت کرتا ہون کہ وہ اوپر کی باتون پر غور کرکے دریافت کرے کہ آیا وہ سچ ہے یا نہین ÷ محقق نے جان بوجھکر ایک بات بھی غلطی سے دینِ محمدی کے برخلاف نہین لکھی بلکہ جو سچ معلوم ہوا سو ہی تحریر مین آیا ÷

اور مصنف کا ارادہ یہہ تھا کہ پڑھنے والوں کا دل رنجیدہ کرے بلکہ یہہ کہ اُس کے سچائی ظاہر ہووے ÷ پس اس حالت مین ناممکن تھا کہ طالب حق اندھیرے کو اُجالا یا جھوٹھ کو سچ کہے اور نہ صرف غور کرکے تحقیق کرنا چاہیے بلکہ خدا سے دعا مانگنا بھی ضرور ہے کہ وہ ہر ایک کے دل کو روشن کرے تاکہ دین حق کی سچائی اوسے نظر آوے ÷ اور جب سچائی کا نور چمکا یا یقین حاصل ہوا تو دعا مانگنا چاہیے کہ خدا اُس باطل مذہب کو رد کرنے اور دین حق پر چلنے کی طاقت و قدرت عنایت کرے ÷ عمر جلد تمام ہوگی موت دوڑی آتی ہے اسلیے چاہیے کہ ہم آج دین محمدی کو رد کرین اور دین حق کو ڈھونڈھکر اُسپر چلین کیونکہ آج فرصت ہے آج نجات کا دن ہے ÷